جلد ۳۴ | ۵ ماہ تبلیغ ۱۳۲۵ ہش | ۲ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ | ۵ فروری ۱۹۴۶ء | نمبر ۳۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۴ ماہ تبلیغ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۱۰ ½ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ آج صبح حضور کے پاؤں میں بھاری پن تھا۔ عام طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آج بھی ضعف سر درد اور آنکھوں میں درد کی وجہ سے زیادہ ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے متعلق لاہور سے بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ آج دوسرا اپریشن ہو گیا ہے جو خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہوا ہے آپ کی طبیعت اچھی ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا کرتے رہیں ؛

خطبہ جمعہ

عرش کا مالک خدا تم سے دین کیلئے قربانی طلب کرتا ہے

آسمانی تحریک اور آسمانی آواز پر لبیک کہنے والوں کی فوری ضرورت

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ یکم فروری ۱۹۴۶ء

(مرتبہ:۔ قریشی عبد الکریم صاحب)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

چونکہ یہ دن دوائی کی باری کے ہیں۔ اور ان دواؤں سے مجھے ضعف کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اس لئے میں زیادہ بول نہیں سکتا۔ صرف اختصاراً جماعت کو میں پھر اس مضمون کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ جس کی طرف میں نے گزشتہ جمعہ میں بھی توجہ دلائی تھی۔ بالخصوص اس امر کی طرف میں جماعت کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اس وقت متواتر

مبلغین کی مانگیں

آ رہی ہیں۔ بیرون ہند سے ہی نہیں بلکہ ہندوستان سے بھی۔ اور بعض لوگ اپنے خرچ پر بھی مبلغ رکھنے کے لئے تیار ہیں مگر ہمارا مبلغین کا خزانہ بالکل خالی ہو چکا ہے۔ وہ مبلغ جو باہر گئے ہیں۔ ابھی ان کے قائم مقام بھی ہمارے پاس پورے نہیں قریباً ۲۵ مبلغ باہر جا چکے ہیں۔ لیکن ان کے قائم مقام ہمارے پاس صرف دس ہیں۔ جو اس وقت تعلیم پا رہے ہیں۔

اور ان میں سے بھی بعض ایک لمبے عرصہ کے بعد تعلیم سے فارغ ہوں گے چنانچہ جو طالب علم آئندہ نکلنے والے ہیں۔ ان میں سے اکثر ایسے ہیں۔ جو تین سال کے اندر بھی فارغ نہیں ہو سکتے۔ کچھ چار سالوں میں فارغ ہوں گے۔ اور کچھ پانچ سالوں میں۔ پس

جماعت کے وہ نوجوان

جن کے دلوں میں باہر جانیوالے لوگوں کے

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

کارنامے پڑھ پڑھ کر گدگدیاں پیدا ہوتی ہیں اور انہیں خواہش ہوتی ہے۔ کہ کاش ہم بھی یہ کام کر سکتے ان کو میں بتانا چاہتا ہوں کہ

نیک تحریکیں

بھی دورہ کے طور پر آیا کرتی ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ جب کوئی شخص نیکی کا کام کرتا ہے۔ تو اس کے دل پر ایک سفید نقطہ لگ جاتا ہے اور جب کوئی برا کام کرتا ہے۔ تو اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے۔ اسی طرح سیاہ اور سفید نقطے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ اگر کسی کی نیکیاں غالب آجاتی ہیں تو اُس کا سارا دل سفید ہو جاتا ہے۔ اور اگر کسی کی بدیاں غالب آجاتی ہیں۔ تو اس کا سارا دل سیاہ ہو جاتا ہے پس جب کسی شخص کے دل میں نیکی کی تحریک پیدا ہو اس کو چاہئیے کہ جلد اس کی طرف قدم اٹھائے ورنہ اگر بار بار تحریک کے باوجود اس کا قدم نہ اٹھا تو نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کے مطابق ایک دن اُس کا دل پورے طور پر سیاہ ہو جائے گا۔ ہماری جماعت کے لئے یہ خطرہ بہت زیادہ ہے۔ اس لئے کہ

متواتر اور متواتر اور متواتر

ہر جمعہ اور ہر تقریب پر ان کو خدا تعالےٰ کے دین کی طرف بلائے جانے کے لئے آواز بلند کی جاتی اور دین اسلام کے لئے قربانی کرنے کے لئے تحریک کی جاتی ہے۔ ہر ذریعہ کو استعمال کر کے اسلامی اور قرآنی شواہد کو استعمال کر کے

صحابہؓ کی بے نظیر قربانیوں کا نمونہ

بتا کر۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواہشات کو بیان کر کے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کو پیش کر کے۔ آپ کے زمانہ کے صحابہؓ کی قربانیاں پیش کر کے عقل کے ساتھ زمانہ کے حالات اور زمانہ کے مفاسد دکھا دکھا کر غرض ہر رنگ میں تحریک کی جاتی ہے۔ اور جب بھی وہ تحریک ہوتی ہے۔ نوجوانوں کے دلوں میں ہمیشہ خیال پیدا ہوتا ہوگا۔ کہ ہم بھی اس پر عمل کریں۔ لیکن پھر اردگرد کی مشغولیتیں۔ دوستوں کی مجلسیں اور اپنے عزیزوں اور ماں باپ کی حاجتیں حائل ہو جاتی ہونگی ان کے دل کا سفید نقطہ مرجھانا شروع ہو جاتا ہوگا۔ اور اس کی جگہ سیاہ نقطہ لگ جاتا ہوگا۔ اور ہر دفعہ جب یہ تحریک ہوتی ہوگی۔ بجائے ان کو نیکی کی طرف توجہ دلانے کے اُن کے سفید نقطہ کو آہستہ آہستہ سیاہ نقطہ میں تبدیل کر دیتی ہوگی۔ پس جہاں یہ

بار بار کی تحریکیں

جماعت کے ایک حصّہ میں بیداری پیدا کرنے کا موجب ہیں وہاں دوسرے حصہ کے لئے خطرناک بھی ہیں کیونکہ وہ انہیں نظرانداز کرنے کے بعد اپنے دل پر سیاہ نقطہ لگانے کا موجب ہو جاتے ہیں پس جماعت کے دوستوں کو جن کے دلوں میں ان تحریکوں سے کوئی نیکی کا ارادہ پیدا ہوتا ہے۔ چاہئیے کہ جلد از جلد اپنے مقصود اور نیک ارادوں کو پورا کرنے کے لئے قدم اٹھائیں۔ دنیا میں انسان پیدا بھی ہوتے ہیں اور مرتے بھی ہیں۔ دنیا میں مغلوب بھی ہوتے ہیں اور غالب بھی ہوتے ہیں۔ مگر سب سے زیادہ خوش قسمت وہ لوگ ہوتے ہیں جو نبی کے زمانہ میں پیدا ہوتے ہیں اور سب سے زیادہ خوش قسمت وہ قوم ہوتی ہے۔ جو اس کے ابتدائی زمانہ میں ایمان لا کر خدا تعالےٰ کے نبی کے ساتھ ہر قسم کی قربانی میں شریک ہو جائے۔ اس کے مقابلہ میں

سب سے زیادہ بد قسمت لوگ

وہ ہوتے ہیں۔ جنہوں نے نبی کا زمانہ پایا لیکن اس کو نہ مانا اور پھر سب سے زیادہ بد قسمت وہ شخص ہوتا ہے۔ جس نے نبی کا زمانہ پایا۔ اور خدمت کے مواقع بھی آئے لیکن اس نے خدمت نہ کی اور

آسمانی تحریک اور آسمانی آواز

کو کمزور کرنے کا موجب ہو گیا۔ پس میں جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ یہ کام کا وقت ہے باتیں بنانے کا وقت نہیں خدا تعالیٰ تمہارے دلوں پر نگاہ کئے بیٹھا ہے۔ دنیا کے بادشاہ نہیں بعض دفعہ ایک معمولی انسان بھی آواز بلند کرتا ہے تو لوگ اپنے جوابوں کے ذریعہ فضا میں ایک گونج پیدا کر دیتے ہیں۔ کسی جگہ گاندھی جی کی آواز اٹھتی ہے۔ تو لوگ پروانہ وار اُس کی طرف بھاگتے ہیں۔ کسی مجلس میں مسٹر جناح کی آواز اٹھتی ہے۔ تو لوگ پروانہ وار اس کی طرف دوڑتے ہیں۔ مگر تم جانتے ہو تمہیں کس کی آواز بلا رہی ہے۔ میری نہیں کسی اور انسان کی نہیں کسی ہو ویشر کی نہیں۔ بلکہ عرش پر بیٹھے ہوئے خدا نے ایک آواز بلند کی ہے۔ تمہیں پیدا کرنے والا رب تمہیں اپنے دین کے لئے قربانی کرنے کیلئے بلاتا ہے۔ دنیوی لیڈروں کی آواز پر لبیک کہنے والوں کی لبیک کا نتیجہ

موت یا فتح

ہو سکتی ہے۔ اور دائمی موت بھی نتیجہ ہو سکتی ہے۔ مگر خدا تعالےٰ کی آواز کا جواب دینے والوں کے لئے سوائے زندگی کے کچھ نہیں۔ اس کو کوئی شیطانی طاقت مار نہیں سکتی کیونکہ جو پیدا کرنے والے کے لئے مارا جاتا ہے۔ وہ ہمیشہ ہی زندہ کیا جاتا ہے۔ یہ ہے تو یہ

ایک کہانی اور تمسخر کی بات

مگر ہندو بزرگوں نے لوگوں کو نیکی کی ترغیب دلانے کے لئے حقیقت کو ایسے واقعات میں بیان کیا ہے۔ ان میں ایک کہانی مشہور ہے کہ ایک راجہ تھا اس کی اولاد نہیں ہوتی تھی کسی نے اُسے بتایا کہ برہما جو اصل خدا کا نام ہے۔ اور جو سب سے بڑا خدا ہے۔ اور جو اولاد دینے والا ہے۔ اس کی پرستش کرو (ہندوؤں میں خدا تعالیٰ کے جس قدر نام ہیں وہ سب اس کی طاقتوں یا ملائکہ کے نام ہیں لیکن آہستہ آہستہ ان کو خدا کا درجہ دیدیا گیا اور انہی کی پرستش شروع کر دی گئی اور برہما کو چھوڑ دیا گیا اب شاید صرف ایک جگہ برہما کا معبد ہے۔ اور کہیں بھی نہیں) چنانچہ اس نے برہما کی پرستش شروع کر دی۔ کچھ عرصہ کے بعد اُس کے گھر لڑکا پیدا ہوا۔ جب لڑکے نے ہوش سنبھالا تو باپ کے دل میں خیال آیا کہ برہما نے جو کام کرنا تھا کر لیا اب مارنا تو شوجی نے ہے۔ اس لئے اب

برہما کو چھوڑ کر شوجی کی پرستش

شروع کر دینی چاہئیے۔ چنانچہ اسی خیال سے اس نے برہما کو چھوڑ کر شوجی کی پرستش شروع کر دی۔ جب لڑکا بڑا ہوا اور اُس نے یہ باتیں سنیں کہ میری پیدائش اس رنگ میں ہوئی تھی تو اس نے برہما کی پرستش شروع کر دی۔ باپ نے اس کو بہت منع کیا لیکن اُس نے باپ کی بات کو نہ مانا اور کہا کہ جس نے احسان کیا ہے۔ میں تو اس کی پرستش کو نہیں چھوڑ سکتا آخر باپ بیٹے میں لڑائی شروع ہوئی اور اس نے اتنا طول پکڑا کہ باپ کے دل میں ضد اور غصہ پیدا ہو گیا اور اس نے بیٹے کے خلاف شوجی سے دعا مانگی کہ یہ میرا باغی ہو گیا ہے۔ اور باوجود منع کرنے کے آپ کی پرستش نہیں کرتا بلکہ برہما کی پرستش کرتا ہے۔ آپ اس کی جان نکال لیں چنانچہ شوجی نے اس کی جان نکال لی جب برہما کو معلوم ہوا کہ وہ جو میری پرستش کرتا تھا۔ اس کو میری پرستش کرنے کی وجہ سے مارا گیا ہے۔ تو اس نے کہا کہ میں اسے دوبارہ زندہ کروں گا۔ چنانچہ اُس نے اُسے دوبارہ زندہ کر دیا۔ شوجی نے غصّے میں آکر اُسے پھر مار دیا برہما نے اُسے پھر زندہ کیا شوجی نے اُسے پھر مار دیا اور برہما نے اسے پھر زندہ کر دیا اور غالباً یہ سلسلہ اُس وقت سے لے کر اب تک جاری ہے اور آسمان پر برہما جی اُسے زندہ کرتے ہیں اور شوجی اُسے مارتے ہیں۔ یہ ہے تو ایک کہانی۔ مگر اس میں یہ حقیقت بیان کی گئی ہے۔

دس مبلغین کی فوری ضرورت

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے بیرونی ممالک کیلئے دس مبلغین کا مطالبہ فرمایا ہے حضور فرماتے ہیں۔

(۱) میں تمام ایسے واقفین کو جن کو بلایا نہیں گیا۔ گو وہ اعلیٰ تعلیم نہ رکھتے ہوں لیکن وہ سمجھتے ہوں۔ کہ وہ مبلغ کا کام سنبھال لینگے۔ اس غرض کیلئے بلاتا ہوں۔ اور چاہتا ہوں۔ کہ وہ اپنے ناموں سے ہمیں اطلاع دیں۔ (۲) اگر کوئی ایسے نوجوان ہوں۔ جو انٹرنس یا ایف۔ اے پاس ہوں۔ لیکن وہ قرآن کریم کا ترجمہ جانتے ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ رکھتے ہوں۔ دینی امور سے واقفیت رکھتے ہوں۔ تو ایسے نوجوانوں کو بھی جلدی باہر بھیجا جا سکتا ہے۔ (۳) یہ وقت ہے کہ جماعت کے نوجوان اپنی زندگیاں وقف کر کے اس کامیابی اور کامرانی کو حاصل کر سکتے ہیں۔ جو اس زمانہ میں احمدیت کیلئے مقدر ہے۔ (۴) ہماری جماعت میں ابھی بہت سے نوجوان ایسے ہیں۔ جنہوں نے اپنی زندگیاں وقف نہیں کیں اگر وہ اپنی زندگیاں وقف کریں۔ تو میرے نزدیک وہ سلسلہ کیلئے مفید وجود ثابت ہو سکتے ہیں۔ (۵) کتنے افسوس کی بات ہوگی۔ کہ تبلیغ اسلام کیلئے دس آدمیوں کی ضرورت ہو۔ اور وہ بھی پوری نہ ہو۔ (الفضل ۳۰ جنوری ۱۹۴۶ء)

اسی طرح بیرون ہند میں مدرسین کی بھی ضرورت ہے جو ٹرینڈ ہوں S.A.V یا B.T۔ تنخواہیں معقول ہیں۔ تبلیغ کے مواقع بھی مل جائینگے

کہ اگر کوئی شخص خدا کی راہ میں مارا جائے تو خدا اسکو دوبارہ دنیا میں زندہ کر دیا کرتا ہے۔ یہ ایک بہت ہی قیمتی حقیقت ہے۔ کہ

خدا کے پرستار مرا نہیں کرتے

وہ مرتے ہیں تو پھر زندہ کر دیئے جاتے ہیں۔ کئی لوگ ہیں جنہوں نے خدا کے لئے جانیں دیں۔ اور وہ بے نسل تھے جوان تھے ابھی ان کی شادیاں بھی نہیں ہوئی تھیں۔ کہ خدا تعالےٰ کی راہ میں شہید ہو گئے۔ مگر ان کا نام آج تک زندہ ہے۔ اور قیامت تک زندہ رہے گا۔ ایسے ہی لوگوں میں سے ایک

حضرت عثمان بن مظعونؓ

بھی تھے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقرب صحابی تھے۔ وہ ابھی نوجوان تھے پندرہ سولہ سال کی عمر تھی۔ کہ اسلام لائے۔ اور انہوں نے خدا تعالےٰ کے راستہ میں اس قدر تکالیف برداشت کیں۔ کہ کسی نے جوش میں آکر آپ کی ایک آنکھ نکال دی۔ انہوں نے ہجرت کی۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جہاد شامل ہوئے۔ اور جنگ احد کے موقعہ پر شہید ہو گئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ نہایت ہی پیارے تھے۔ اس قدر پیارے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے حضرت ابراہیم جب فوت ہوئے تو آپ نے ان کو غسل دے کر قبر میں ڈالتے ہوئے یہ الفاظ فرمائے۔ کہ جا اپنے بھائی عثمان بن مظعونؓ کے پاس گویا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عثمان بن مظعونؓ کو اپنا بیٹا قرار دیا۔ عثمان بن مظعونؓ غالباً بغیر شادی کے یا بغیر اولاد کے فوت ہوئے تھے۔ لیکن آج اگر کسی رنگ میں دنیا کی سطح پر نوے فیصدی آبادی

عثمان بن مظعون کی اولاد

ہوتی۔ ایسے عثمان بن مظعون کی جس کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت نصیب نہ ہوئی ہوتی۔ ایسے عثمان بن مظعون کی جس کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اسلام کی قربانیوں کی توفیق نہ ملی ہوئی ہوتی۔ ایسے عثمان بن مظعون کی جسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے جان قربان کرنے کی توفیق نہ ملی ہوئی ہوتی۔ تو یقینی اور قطعی طور پر وہ

نوے فیصدی آبادی

دنیا کی نہ جانتی۔ کہ آج سے تیرہ سو سال پہلے ہمارا ایک دادا تھا۔ جس کا نام عثمان بن مظعون تھا اگر کسی نہ کسی رنگ میں وہ عثمان بن مظعون کا نام بھی سنتے۔ تو ان کے دلوں میں کوئی جذبہ پیدا نہ ہوتا۔ اور نہ کوئی تحریک ہوتی۔ کہ وہ اس کے لئے دعا کریں۔ لیکن آج جبکہ تیرہ سو سال گزر چکے ہیں۔ جبکہ عثمان بن مظعونؓ کے جسمانی تعلق کو دنیا سے ختم ہوئے تیرہ سو سال سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہے۔ صرف اس قربانی کی وجہ سے جو انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے کی۔ اس قربانی کی وجہ سے جو انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائے ہوئے دین کے لئے کی۔ جب بھی ایک مومن عثمان بن مظعونؓ کا نام لیتا ہے۔ تو اس کی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔

بہر حال مرنے والے مرتے ہیں بعض بغیر نسل کے مر جاتے ہیں۔ اور بعض اولاد چھوڑ کر مرتے ہیں۔ مگر باوجود اس کے کہ دنیا میں ان کی اولاد زندہ ہوتی ہے آخر وہ بے نسل ہی ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ ان کی اولاد ان کے ناموں سے واقف نہیں ہوتی۔ مگر

جو خدا تعالےٰ کے لئے مارے جاتے ہیں

بے نسل ہوتے ہوئے بھی ان کی نسل دنیا میں باقی رہتی ہے۔ اور ہر مومن اپنے آپکو ان کی اولاد میں سے سمجھتا ہے۔ اور ہر مومن کے دل سے ان کے لئے دعائیں بلند ہوتی ہیں۔ جو ان کے درجات کو بڑھاتی رہتی ہیں۔ پس وہ لوگ جو خدائے واحد کے لئے اپنی زندگی دیتے ہیں۔ وہ موت قبول نہیں کرتے۔ بلکہ زندگی قبول کرتے ہیں۔ اور جو خدا تعالےٰ کے دین کے لئے جان دینے سے دریغ کرتے ہیں۔ وہ زندگی حاصل نہیں کرتے۔ بلکہ موت کو قبول کرتے ہیں۔ پس تمہارے سامنے

دونوں راہیں

ہیں زندگی کی بھی اور موت کی بھی۔ تم میں سے ہر عقلمند اپنے لئے خود فیصلہ کر سکتا ہے۔ کہ کیا وہ موت کو پسند کرتا ہے یا زندگی کو۔ کیا وہ خدا تعالےٰ کے حضور اس کے دین کے لئے اپنی جان پیش کر کے اس کی محبت اور ابدی زندگی کو حاصل کرنا چاہتا ہے یا اپنی جان بچا کر لعنت کی موت اور گمنامی کی ذلت حاصل کرنا چاہتا ہے۔

جماعت احمدیہ کے لئے ایک اہم اعلان

دوست ایک دوسرے تک اس کا مضمون پہنچانے کی کوشش کریں

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

یہ سال چونکہ پارٹی سسٹم پر الیکشن کا پہلا سال ہے۔ اس لئے اس دفعہ الیکشنوں میں سخت گڑبڑ ہو رہی ہے۔ احمدیہ جماعت کے لئے خاص طور پر مشکلات ہیں۔ کیونکہ پارٹی کے طور پر انکو نہ مسلم لیگ نے شامل کیا ہے۔ اور نہ زمیندارہ لیگ نے۔ ہاں بعض افراد کے ساتھ مسلم لیگ نے اور بعض کے ساتھ یونینسٹ نے تعاون کیا ہے مثلاً یونینسٹ نے نواب محمد الدین صاحب اور چودھری انور حسین صاحب کو ٹکٹ دیا ہے۔ اور مسلم لیگ نے عبد الغفور صاحب تمر کو۔ پھر بعض لوکل حلقوں میں لیگ احمدیوں کی مخالفت کر رہی ہے۔ اور بعض جگہ ان سے تعاون کر رہی ہے۔ اور بعض جگہ یونینسٹ احمدیوں کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اور بعض جگہ ان سے تعاون کر رہے ہیں ان حالات میں طبعاً جماعتی پالیسی مختلف علاقوں میں مختلف صورتیں اختیار کر گئی ہے۔ پھر بعض جگہ ایک پارٹی احمدیوں سے کوئی حسن سلوک کرتی ہے۔ تو دوسری جگہ اس کے احسان کے بدلہ کے لئے احمدیوں کو اس کی مدد کرنی پڑتی ہے۔ اس وجہ سے مرکز کو تمام جماعتوں کی رپورٹوں کی بناء پر بعض دفعہ فیصلہ کے بعد فیصلہ بدلنا پڑتا ہے۔ اس سے جماعت کو گھبرانا نہیں چاہیئے۔ بلکہ اگر وہ اپنے سیاسی حقوق کو محفوظ کرنا چاہتی ہے۔ تو اسے ہر منٹ پر مرکزی ہدایت کے مطابق اپنی پالیسی بدلنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ اس سے جسمانی اور دماغی کوفت تو ضرور ہوگی۔ لیکن سارے صوبہ کے احمدیوں کے مفاد چاہتے ہیں۔ کہ مقامی افراد اپنے احساسات کو قربان کر دیں۔ تا مجموعی طور پر جماعت کا فائدہ ہو۔ اور یہی ایک عقلمند کا شیوہ ہوتا ہے اور ہونا چاہیئے۔ والسلام

خاکسار: مرزا محمود احمد ۲۸/۱/۴۶

ضروری اعلان

سلطان احمد صاحب ڈاگھر کی ایک چٹھی رشتہ کے سلسلہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور آئی ہے۔ جسے حضور نے نظارت ہذا میں بھجوایا ہے۔ چونکہ اس چٹھی میں سلطان احمد صاحب نے اپنا پتہ نہیں لکھا۔ اس لئے جواب نہیں دیا جا سکا۔ براہ مہربانی وہ اپنے پتہ سے مطلع فرمائیں:

ناظر تعلیم و تربیت

حضرت بابا نانک صاحب کے تبرکات اور سکھ صاحبان

(۲)

ایڈیٹر صاحب اخبار شیر پنجاب سردار امر سنگھ صاحب نے چولہ صاحب کو فرضی قرار دینے کی جو ناکام کوشش کی ہے۔ اس کا تذکرہ ایک گزشتہ قسط میں کیا جا چکا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سردار صاحب موصوف اس بات کو خوب سمجھتے ہیں۔ کہ اگر اس چولہ صاحب کو حضرت بابا نانک صاحب کا تسلیم کیا جائے۔ تو پھر آپ کے اسلام میں کوئی شبہ باقی نہیں رہتا۔ اس لئے آپ نے بجائے اس کے کہ بابا صاحب کا مسلک اختیار کرتے اس چولہ کو ہی جعلی قرار دے دیا ہے۔ حالانکہ سکھ کتب میں یہ بات نہایت وضاحت کے ساتھ موجود ہے۔ کہ حضرت بابا نانک صاحب نے یہی چولہ کو پہنا (ملاحظہ ہو میان گوش ص۱۴۲)

قرآن شریف اور حضرت بابا نانک

حضرت بابا نانک صاحب کا دوسرا تبرک جو ایڈیٹر صاحب "شیر پنجاب" کے نزدیک فرضی ہے۔ وہ گورو ہر سہائے کا قرآن شریف ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں۔

"دوسرا فرضی تبرک میرزائی حضرات نے اس سلسلہ میں ایک پوتھی کا ذکر کیا ہے۔ جو گورو ہر سہائے میں انہوں نے دیکھی یہ پوتھی میرزائیوں کے بیان کے مطابق کئی رومالوں میں بند تھی جب اسے کھولا گیا تو حمائل سائز کا قرآن نکلا"

بات یہ ہے۔ کہ گورو ہر سہائے میں چند ایک تبرکات چلے آ رہے ہیں۔ جن میں سے کچھ حضرت بابا نانک صاحب کے بھی ہیں۔ ان میں ایک قرآن شریف بھی ہے۔ جس کا نام سوڈھی صاحبان نے بوجہ لاعلمی پوتھی صاحب مشہور کر رکھا تھا۔ جیسا کہ رسالہ "پریت لڑی" نے کتاب "پراچین بیڑاں" پر ریویو کرتے ہوئے لکھا کہ :۔

"پوتھی صاحب کے بارہ میں سردار صاحب نے ایک تاریخی بات بیان کی ہے۔ عقیدتمندوں کو بھرمانے کے لئے قرآن شریف کے ایک قلمی نسخہ کو رومالوں میں لپیٹ کر رکھا ہوا تھا۔ جس کے درشن ایک سوا ایک روپیہ لیکر کروائے جاتے تھے۔ اس پوتھی کا جب جماعت احمدیہ کے ایک وفد نے ملاحظہ کیا تو انہوں نے گورد نانک کے مسلمان ہونے کا یقینی ثبوت پریس میں پیش کیا۔ گورو ہر سہائے کے سوڈھیوں نے یہ مشہور کیا ہوا تھا۔ کہ یہ پوتھی گورو نانک صاحب ہر وقت اپنے ساتھ رکھا کرتے تھے"

(پریت لڑی جون ۱۹۴۵ء)

اس حوالہ سے یہ بات بخوبی واضح ہے۔ کہ سوڈھی صاحبان نے قرآن شریف کا نام پوتھی مشہور کیا ہوا تھا۔ لیکن ایک سکھ اخبار نے لکھا۔ "گورو ہر سہائے میں ایک قرآن شریف ہے۔ جسکے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ قرآن شریف ہے۔ جس کو گورو نانک صاحب مکہ اور مدینہ کے سفر میں اپنے ساتھ لے گئے تھے" (خالصہ سماچار امرتسر ۸۔ اکتوبر ۱۹۳۱ء)

اس حوالہ سے صاف ظاہر ہے۔ کہ گورو ہر سہائے میں ۱۹۳۱ء تک وہ قرآن شریف موجود تھا

سکھوں کے مشہور ودوان بھائی گورداس نے حضرت بابا نانک صاحب کے مکہ جانے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

آسا ہتھ کتاب کچھ
کوزہ بانگ مصلےٰ دھاری

(وار پہلی پوڑی ۳۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا

ضروری ارشاد

قادیان کے احمدی ووٹر جہاں جہاں بھی ہوں۔ اگر ان کے لئے یہاں پہنچنا طبعی یا اقتصادی طور پر ممکن نہ ہو۔ تو مرد اور عورت دونوں قسم کے ووٹروں کو توجہ دلانے کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ وقت پر قادیان پہنچکر اپنا ووٹ دیں۔ جس جس احمدی کو اس اعلان کے دیکھنے کا موقعہ ملے۔ اسے چاہئے۔ کہ اگر اس کے علم میں کوئی قادیان کا ووٹر باہر ہو۔ تو اسے اطلاع پہنچادے ۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار:۔ مرزا محمود احمد

حقیقت میں وہ قرآن شریف تھا۔ جماعت احمدیہ کے وفد نے اس حقیقت کا انکشاف کیا اور حضرت بابا نانک صاحب کے اسلام کا یقینی ثبوت پریس میں پیش کیا۔ احمدیہ وفد کی اس تحقیقات کے بارہ میں سردار جی۔ بی۔ سنگھ صاحب نے تحریر فرمایا۔

"وفد کے تمام ممبر پڑھے لکھے تھے۔ قرآن جن کی زبان کی نوک پر تھا۔ پوتھی صاحب کو دیکھ کر اسکو قرآن شریف کہنے میں ان کو کوئی مغالطہ نہیں لگا" (پراچین بیڑاں ص۱۸)

اس قرآن شریف کے بارہ میں امرتسر کے بھائی گورداس صاحب نے جن اشیاء کا ذکر کیا ہے وہ کوزہ۔ بانگ اور مصلےٰ وغیرہ ہیں۔ انکے ساتھ جو کتاب ہو سکتی ہے۔ وہ قرآن شریف ہی ہے۔ کسی دوسری کتاب کا کوزہ۔ بانگ اور مصلےٰ سے قیاس بھی نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ سردار جی بی سنگھ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ:۔ بھائی گورداس صاحب نے بھی "کیتب کچھ" لکھا ہے۔ جسکے معنے حمائل شریف کئے جا سکتے ہیں۔ حمائل چھوٹی تقطیع کے قرآن شریف کو کہتے ہیں۔ جسکو بوجہ ہلکا ہونے کے مسلمان غلاف میں ڈال کر بغل میں لٹکا لیا کرتے ہیں"

(پراچین بیڑاں ص۲ مترجم از گورمکھی)

نیز اس کے علاوہ جنم ساکھی بھائی بالا کے اردو ایڈیشن میں لکھا ہے۔ کہ "گورو صاحب نے مکہ کے پاس آکر حاجیوں کی صورت بنائی نیلے کپڑے پہنے۔ ایک ہاتھ میں عصا اور دوسرے میں تسبیح پکڑی۔ سر پہ مصلےٰ اٹھایا۔ بغل میں قرآن دبایا۔ فقیر حاجی بنکر مکہ کی مسجد میں جا بیٹھے کلام اللہ کی سورتیں پڑھنے لگے۔ اور حمد الٰہی گانے لگے"

(جنم ساکھی اردو ص۱۴۹ مطبوعہ ۱۹۲۲ء شائع کردہ جے ایس سنت سنگھ اینڈ سنز لاہور)

ان حوالہ جات سے ظاہر ہے کہ گورو ہر سہائے کا قرآن شریف حضرت بابا نانک صاحب کا ہی تھا۔ جس کا نام بوجہ لاعلمی کے سوڈھی صاحبان نے پوتھی صاحب مشہور کیا ہوا تھا۔

ایڈیٹر صاحب شیر پنجاب کا اعتراض

سردار امر سنگھ صاحب نے اس سلسلہ میں یہ بھی تحریر فرمایا ہے۔ کہ "دراصل بعض لوگوں نے اپنا معتقد بنانے کے لئے انہوں نے پوتھی اور مالا کا بھی چولہ کی طرح ڈھونگ رچ لیا۔ مسلمانوں کو قرآن شریف دکھا دیتے رہے اور سکھوں کو گرنتھ صاحب۔ ہندوؤں نے کبھی اس پوتھی کو دیکھنے کی خواہش نہیں کی۔ ورنہ اگر وہ دیکھتے۔ تو رومالوں میں سے گیتا نکل آتی"

سردار صاحب نے یہ بات بھی بغیر کسی ثبوت کے گورو ہر سہائے کے سوڈھی صاحبان کی طرف منسوب کر دی ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کو قرآن شریف اور سکھوں کو گورو گرنتھ صاحب دکھایا کرتے تھے۔ حالانکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ چنانچہ جب احمدیہ وفد گورو ہر سہائے پہونچا۔ تو سوڈھی صاحبان نے ان کو صرف قرآن شریف ہی نہیں دکھلایا۔ بلکہ دوسری چیزیں بھی دکھلائیں" (ملاحظہ ہو چشمہ معرفت ص۳۳۷) اسی طرح ایک مرتبہ مہاراجہ صاحب فریدکوٹ نے بھی ان تبرکات کا درشن کیا تھا۔ اور مشہور ہے کہ مہاراجہ صاحب نے ایک ہاتھی اور ایک ہزار روپیہ نقد ان تبرکات کے سبب گورو صاحب کی نذر کیا تھا۔ پس یہ غلط ہے۔ کہ گورو ہر سہائے کے سوڈھی مسلمانوں کو قرآن شریف اور سکھوں کو گرنتھ صاحب دکھاتے رہے۔ بلکہ وہ ہر ایک کو بابا صاحب کے تمام تبرکات دکھاتے۔ ہندوؤں کو گیتا دکھانے کی ضرورت ہی کیا ہو سکتی تھی۔ جبکہ بابا صاحب نے گیتا اپنے پاس رکھی ہی نہیں۔ اگر بابا صاحب

گیتا کے معتقد ہوتے تو کہا جا سکتا تھا کہ آپ گیتا بھی اپنے پاس رکھا کرتے تھے۔ آپ کا قرآن شریف اپنے پاس رکھنا تو بھائی گوردئس صاحب کو بھی مسلم ہے۔

قرآن کریم سے باباصاحب کی عقیدت

نیز آپ کا مقدس کلام بھی اس بات پر بخوبی روشنی ڈالتا ہے۔ کہ آپ کو قرآن شریف سے عقیدت تھی۔ حضرت بابا نانک صاحب کے ان مقدس تبرکات کو فرضی اور جعلی قرار دے کر اس عقیدت پر پردہ نہیں ڈالا جا سکتا جبکہ حضرت بابا نانک صاحب کا حسب ذیل فرمان آج تک گوروگرنتھ صاحب میں موجود ہے

کل پروان کتیب قران
پوتھی پنڈت رہے پوران

(محلہ ا صفحہ ۹۰۳)

اس شبد کے معنے گوروگرنتھ صاحب کی لغت اور گرامر کے مطابق یہ ہیں۔ کہ کلجگ کے زمانہ کے لئے ایک قرآن ہی منظور شدہ کتاب ہے۔ پوتھی پنڈت اور تمام پوران اب منسوخ ہو گئے ہیں۔ چنانچہ جنم ساکھی ولایت والی جسکو شری گورو سنگھ سبھا کی جنم ساکھی اور پراچین جنم ساکھی کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔ اس کے صفحہ ۱۹۹ پر بابا صاحب کا یہ فرمان موجود ہے۔ کہ

قران کتیب کما ئیے
بھوؤ ات تن لا ئیے
سچ بھوجن آن جلا ئیے
بن تیل دیوا ایوں بلے
کر چانن صاحب ایوں ملے

اس شبد کے معنے یہ ہیں کہ قرآن شریف پر عمل کرنے کے نتیجہ میں انسان کو خدا کا وصل ہو جاتا ہے۔ یہ حوالہ سردار امر سنگھ صاحب کی تسلیم شدہ اصل جنم ساکھی میں بھی موجود ہے اس کے برعکس باباصاحب کے دل میں ہندو صاحبان کی مقدس کتب کے متعلق جو کچھ تھا اس سے سردار امر سنگھ صاحب بخوبی واقف ہیں۔ نیز آپ کے قول۔

"پوتھی پنڈت رہے پوران"

سے بھی اس مسئلہ پر بخوبی روشنی پڑتی ہے کہ وہ ہندو کتب کے خلاف تھے۔ اور قرآن شریف کے معتقد۔ یہاں پر یہ بھی عرض کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہندو قوم کے متعلق بھی باباصاحب کے خیال اچھے نہ تھے۔

پس سردار صاحب خود ہی غور فرمائیں۔ کہ جو خدا کا مقدس بندہ یہ کہتا ہے۔ کہ ہندو گمراہ ہیں۔ اور جو یہاں تک اعلان فرمار ہا ہو۔ کہ کوئی بھی شخص ہندو نہ کہلائے۔ اس کے متعلق یہ خیال بھی نہیں کیا جا سکتا۔ کہ اس کا گیتا سے کوئی تعلق ہو سکتا ہے۔

سردار جی۔ بی سنگھ صاحب کی تحقیق

سردار صاحب نے جی۔ بی سنگھ صاحب کی تحقیق کا بھی ذکر کیا ہے۔ جو کہ انہوں نے گورو ہرسہائے کے قرآن شریف کے سلسلہ میں کی۔ آپ نے اسکو بھی بگاڑ کر پیش کیا ہے۔ اور دبی زبان سے گورو ہرسہائے میں قرآن شریف کی موجودگی سے بھی انکار کرنے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ آپ نے لکھا ہے۔

"مسٹر جی۔ بی سنگھ کا بیان ہے کہ جب یہ پوتھی سکھوں کو دکھائی گئی۔ تو گوروگرنتھ صاحب کی ایک پرانی جلد نکلی" مگر یہ بات سردار صاحب نے اپنی طرف سے سردار جی بی سنگھ کی طرف منسوب کر دی ہے۔ سردار صاحب موصوف نے ہرگز یہ بات نہیں لکھی۔ کہ جو پوتھی احمدیوں کو دکھائی گئی وہی سکھوں کو دکھائی گئی۔ احمدیوں نے اسکو قرآن پایا اور سکھوں کو وہ گرنتھ صاحب دکھائی دی۔ بلکہ اس سلسلہ میں اُن کی تحقیق بالکل واضح ہے۔ ایک طرف آپ نے گورو ہرسہائے کے موجودہ گورو صاحب کے بھائی سے مل کر حالات معلوم کئے اور دوسری طرف آپ نے اس سلسلہ میں احمدیہ لٹریچر کا بھی مطالعہ کیا۔ نیز جو احمدی وفد اس قرآن شریف کی تحقیقات کی غرض سے گورو ہرسہائے گیا تھا اس کے ایک ممبر مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین سے ملاقات کی۔ اور ان سے اس قرآن شریف کے بارہ میں حالات معلوم کئے۔ اس کے بعد انہوں نے اپنا ایک آدمی خاص طور پر اس امر کی تحقیقات کے لئے گورو ہرسہائے روانہ کیا۔

چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"اس بساکھی کے موقعہ پر میں خود گورو ہرسہائے نہیں جا سکتا تھا۔ اس لئے میں نے میرزائیوں کے مندرجہ بالا بیان کے سچ اور جھوٹ کے فرق کے لئے اپنے ایک دوست عزیز کو مقرر کیا"۔ (پراچین بیڑاں صفحہ ۲۰)

یہ صاحب ۱۳ اپریل ۱۹۴۴ء کو گورو ہرسہائے پہنچے۔ ان کی تحقیقات کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ انہوں نے قرآن شریف کی جگہ گوروگرنتھ صاحب کا ایک قلمی نسخہ پایا۔ آپ نے دس منٹ تک اس کی ورق گردانی بھی کی۔ سردار جی بی سنگھ صاحب نے پراچین بیڑاں کے صفحہ ۲۲ پر ان کی طرف سے موصول شدہ چٹھی بھی نقل کی ہے۔ جس میں انہوں نے تمام حالات لکھے ہیں۔ نیز جی۔ بی سنگھ صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ

"قرآن شریف کے ایک قلمی نسخہ کا گرنتھ صاحب بن جانا ایک معجزہ ہے۔ جو احمدیوں کی تحقیقات کے اخباروں میں آجانے کے بعد ۱۹۰۶ء سے اپریل ۱۹۴۴ء تک کے عرصہ میں کسی وقت جیب چاپ ہو گیا ہے۔ لیکن اس معجزہ میں ایک کمی رہ گئی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ کوئی اور پرانی پوتھی رکھنے کی بجائے گوروگرنتھ صاحب کو رکھ دیا گیا ہے۔" (پراچین بیڑاں صفحہ ۲۱)

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ قرآن شریف کی بجائے گرنتھ صاحب دکھایا گیا۔ ہم پہلے بتا آئے ہیں۔ کہ ۱۹۳۱ء تک گورو ہرسہائے میں قرآن شریف کا ہونا اخبار خالصہ سماچار کے حوالہ سے بھی ظاہر ہے۔ سردار جی۔ بی سنگھ صاحب کا خیال ہے کہ اب اس کی جگہ گرنتھ صاحب رکھا گیا ہے۔ گو ممکن ہے کہ ان کے نمائندہ کو سکھ ہونے کی وجہ سے قرآن نہ دکھایا گیا ہو۔ اور گرنتھ دکھایا گیا ہو۔

سردار امر سنگھ صاحب نے یہ بھی تحریر کیا ہے۔ کہ "بہرکیف یہ پوتھی اب تک گورو صاحب میں موجود ہے۔ اور یہ قرآن شریف نہیں"۔ اگر اس پوتھی سے مراد وہ پوتھی ہے۔ جس کا ذکر چشمہ معرفت میں ہے۔ نیز گورتیرتھ سنگرہ اور گوردوارے درشن میں بھی جس کا تذکرہ ہے۔ تو یہ قرآن شریف سے بالکل الگ چیز ہے۔ اس کو کوئی بھی قرآن شریف قرار نہیں دیتا۔ اور سردار صاحب پر یہ بھی واضح ہے۔ کہ یہ پوتھی نہ قرآن شریف ہے۔ اور نہ گوروگرنتھ صاحب بلکہ یہ تو محض حضرت بابا نانک صاحب کے کلام کی پوتھی ہے۔ یعنی اس میں سوائے حضرت بابا نانک صاحب کے کلام کے کسی اور کا کلام نہیں۔ (ملاحظہ ہو گورتیرتھ سنگرہ مصنفہ

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ضروری پیغام

تحصیل بٹالہ کے ووٹروں کے نام

میں امید کرتا ہوں۔ کہ وہ تمام احباب جن پر میری بات کا کوئی اثر ہو سکتا ہے تکلیف اٹھا کر بھی اور قربانی کر کے بھی آنے والے چند دنوں میں چودھری فتح محمد صاحب سیال کے حق میں پروپیگنڈا کرینگے۔ اور جب ووٹ کا وقت آئیگا۔ تو کسی قربانی سے بھی دریغ نہ کرتے ہوئے اپنے مقررہ حلقہ میں پہنچ کر ان کے حق میں ووٹ دینگے۔ والسلام

خاکسار:۔ مرزا محمود احمد

نوٹ:۔ تحصیل بٹالہ کا پولنگ مختلف مقامات پر یکم فروری ۱۹۴۶ء سے ۱۴ رفروری ۱۹۴۶ء تک رہیگا۔ اور مخصوص طور پر قادیان کا پولنگ ۲ رفروری سے ۷ رفروری تک ہو گا۔ جس کی تفصیل کے لئے دوسرا نوٹ صفحہ ۶ پر ملاحظہ فرمائیں؛

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد

پنڈت تارا سنگھ صاحب نروتم ص۲۳۳ اور گورودوارے درشن مصنفہ گیانی ٹھاکر سنگھ صاحب ص۵۸۱) اس کو گرنتھ صاحب قرار دینا بھی ویسی ہی غلطی ہے۔ جیسے کہ اس کو قرآن شریف سمجھنا۔ یہ پوتھی نہ پہلے قرآن شریف تھی۔ اور نہ گورو گرنتھ صاحب۔ البتہ یہ ہم بتا سکتے ہیں۔ کہ گورو ہرسہائے کے سوڈھی صاحبان نے قرآن شریف کا نام بھی پوتھی صاحب مشہور کیا ہوا تھا۔ اور وہ چشمہ معرفت والی اور گورتیرتھ سنگھ اور گورودوارے درشن والی پوتھی سے بالکل الگ تھا۔

پس ان تبرکات کی بنا پر بابا نانک صاحب کو مسلمان قرار دینا بقول سردار امر سنگھ صاحب "حد درجہ کی حماقت یا شرارت اور بددیانتی" نہیں۔ بلکہ عین انصاف ہے۔ اور ہر ایک محقق ان تبرکات کو دیکھ کر اسی نتیجہ پر پہنچے گا۔ کہ بابا صاحب سچے مسلمان تھے۔

عباد اللہ گیانی قادیان

۲۰ فروری کو ہر جگہ یوم مصلح موعود منایا جائے

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء بمقام ہوشیارپور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک لمبے چلہ کے بعد پیشگوئی مصلح موعود فرمائی۔ اس پر دشمنان احمدیت نے جتنا شور مچایا۔ وہ دنیا جانتی ہے۔ لیکن خدا کے منہ کی باتیں آخر پوری ہوئیں۔ ہمارے پیارے امام ہمارے پیارے آقا کو خدا نے اپنے کلام سے نوازا۔ وہ نشانات اس کے ذریعہ پورے کئے۔ اور مامور کرنے سے قبل اس کے افعال اور کردار سے آثار دکھائے۔

اس عظیم الشان پیشگوئی کا پورا ہونا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا زبردست نشان۔ احمدیت کی حقانیت واسلام کی سچائی کا ایک نشان ہے۔

ایک ایک فقرہ اپنے اندر ایک نشان رکھتا ہے۔ اس ہر نشان کو واقعات کے ساتھ مسلم و غیر مسلم بھائیوں پر واضح کیا جائے۔ ہر جماعت اپنی اپنی جگہ پبلک جلسے کرے اور تقاریر کا انتظام کرے۔

(ناظر دعوت و تبلیغ)

ویدوں کی اپنی گواہی کہ وہ ابتدائے دنیا میں نازل نہیں ہوئے

پنڈت دیانند جی نے ویدوں کو الہامی ثابت کرنے کے لئے یہ بے دلیل دعویٰ پیش کیا۔ کہ وید ابتدائے دنیا میں نازل ہوئے۔ اور ویدوں سے اس بات کا قطعی کوئی ثبوت نہیں دیا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ ویدوں میں اس بات کا قطعاً ذکر نہیں کہ وہ ازلی ہیں۔ اور ابتدائے دنیا میں نازل ہوئے۔ بلکہ اس کے برعکس یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ ویدوں کا زمانہ

(اوّل) رگوید کے دوسرے منتر میں ہی دیانند جی کے دعویٰ کے خلاف الفاظ موجود ہیں۔ اس میں اگنی کو مخاطب کرکے کہا گیا ہے۔ اگنی پوروے بھر رشی بھرایڈیو۔ نوتنرارت سا دیوام وہ وکھشتی۔ (رگوید منڈل ۱ سوکت ۱ منتر ۲)

اس کا ترجمہ یہ ہے۔ اگنی ہو نئے رشیوں سے پوجا گیا اور پرانے رشیوں سے پوجا گیا وہ دیوتاؤں کو یہاں پہ لا دے۔

ابتدائے دنیا کا نہیں بلکہ ایسے وقت میں لکھے گئے جب دنیا میں اچھی خاصی آبادی ہو چکی تھی۔ پہلے عقلی دلائل سے بتایا گیا تھا۔ کہ وید ابتدائے دنیا کی کتاب نہیں۔ اب وید شاستروں کے حوالہ سے یہ بات پایہ تکمیل کو پہنچائی جاتی ہے۔

اہل ہنود کے نزدیک رگوید کو بہت بڑا پایہ حاصل ہے۔ اسلئے پہلے اس کے متعلق بتایا جاتا ہے۔ کہ وہ پنڈت جی کے دعویٰ کی کہاں تک تائید کرتا ہے۔

نئے اور پرانے رشیوں کا ذکر کرنے سے صاف عیاں ہے۔ کہ جب وید کا یہ منتر کہا گیا۔ کچھ رشی اسوقت موجود تھے۔ اور کچھ اس سے پہلے گذر چکے تھے۔ موجود رشیوں کو نئے کا نام دیا گیا۔ اور گذرے ہوئے رشیوں کو پرانے کے الفاظ سے یاد کیا ہے۔ اور وہ کتاب جسمیں پرانے گذرے ہوئے لوگوں کا ذکر ہو وہ ہرگز ہرگز ابتدائے دنیا سے نہیں ہو سکتی۔

اسکے جواب میں بعض آریہ کہا کرتے ہیں کہ پرانے سے یہ مراد نہیں کہ اسوقت میں کچھ لوگ پہلے گذر چکے ہیں۔ بلکہ پرلے (قیامت) سے پہلے جب دنیا قائم تھی اس وقت کے رشی مراد ہیں۔ لیکن یہ جواب درست نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ آریہ سماجیوں کے اصول کے مطابق بعینہٖ یہی وید بغیر کسی قسم کی تحریف و تبدیل کے ہر پرلے (قیامت) کے بعد اگنی۔ وایو۔ ادتیہ۔ انگرا کو ملتے رہے ہیں۔ اس لئے ان سے پہلے کسی انسان کے وجود کا ذکر نہیں ہو سکتا۔ نہ پرلے کے بعد اور پرلے سے پہلے۔ لیکن وید کے ان الفاظ سے پتہ لگتا ہے۔ کہ جب وید دنیا میں ظاہر ہوئے تو اس سے پہلے کچھ رشی گذر چکے تھے۔ پس یہ منتر صاف طور پر اعلان کر رہا ہے۔ کہ رگوید کے دنیا میں آنے سے پہلے کچھ رشی موجود تھے۔ جن کو پوروے (پرانے) کے الفاظ سے یاد کیا گیا ہے۔ اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وید ازلی نہیں۔

(دوئم) اس سے آگے منڈل ۱۰ کے سوکت ۱۳۵ میں بھی ویدوں کی ازلیت خود ویدوں سے پامال ہوتی نظر آتی ہے۔ وہاں لکھا ہے۔

پری میدھ وت۔ اتری وت۔ جات وید ورو پپ وت۔ انگرسون جی وت پرسکنو سیہ شروی ہوم۔ (رگوید منڈل ۸ سوکت ۴۹ منتر ۳)

اس منتر کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ ہے اگنی جس طرح تو نے پری میدھا کی آواز کو سنا۔ اتری کی آواز کو سنا۔ جات وید کی آواز کو سنا۔ انگرا کی آواز کو سنا۔ اسی طرح میری پرسکنو کی آواز کو سن۔

یہ پرسکنو کون ہے۔ ویدوں کے بارے میں انتہائی مستند کتاب نرکت کے مصنف نے اس پر جو روشنی ڈالی ہے۔ وہ ہدیہ ناظرین کی جاتی ہے۔ (یاد رہے نرکت وہ مستند کتاب ہے۔ جو ویدوں کی ڈکشنری بیان کی گئی ہے۔ اور پنڈت دیانند جی نے اسکو تسلیم کیا ہے۔)

نرکت ادھیائے نمبر تین میں بعینہٖ مندرجہ بالا منتر درج کرنے کے بعد مصنف نرکت تحریر فرماتے ہیں۔ کنو سیہ پترہ اتی پرسکنوہ (نرکت ادھیائے ۳) یعنی کنو کے پتر کا نام پرسکنو ہے۔ اب معاملہ بالکل صاف ہو گیا۔ اور منتر کے سمجھنے میں کوئی دقت نہ رہی۔ اس منتر میں کنو کا پتر پرسکنو اگنی سے یہ پرارتھنا (دعا) کرتا ہے کہ ہے اگنی پرمیشور جس طرح تو نے فلاں فلاں رشی کی دعا کو سنا تھا ایسے ہی میری دعا کو بھی سُن۔

دوسری طرف پنڈت دیانند جی مہاراج ستیارتھ پرکاش میں تحریر فرما چکے ہیں۔ کہ

قادیان کا پولنگ پروگرام

حلقہ مسلم تحصیل بٹالہ کے ووٹروں کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ قادیان کے ووٹروں کا پولنگ مردوں اور عورتوں کے واسطے ۵ فروری ۶ فروری و ۷ فروری ۱۹۴۶ء مقرر ہے۔ یہ تاریخیں صرف ان لوگوں کے لئے ہیں جن کا ووٹ قادیان میں درج ہے۔ تحصیل بٹالہ کے باقی ووٹروں کے لئے دوسری تاریخیں مقرر ہیں۔ پس قادیان کے مرد و عورت ووٹروں کو جلد سے جلد قادیان پہنچ جانا چاہئے۔ مرد اور عورتوں کے لئے جو تین دن مقرر ہیں۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ وہ ان تین دنوں میں سے جس دن چاہیں۔ ووٹ دے سکتے ہیں۔ بلکہ ہر دن کے لئے سرکاری طور پر علیحدہ علیحدہ ووٹر مخصوص کر دیئے گئے ہیں۔ جن کی تفصیل کی اس جگہ گنجائش نہیں۔

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد

روایات جس کے متعلق ہوتی ہیں۔ وہ اس کے پیدا ہونے کے بعد لکھی جاتی ہیں۔ اس لئے وہ کتاب بھی گویا ان کے بعد بنی ہے۔ (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۳۷)

مندرجہ بالا منتروں میں پری میدھ اتری رشی انگرا رشی کا ذکر آتا ہے۔ اور پرسکنو ان کا ذکر کر رہا ہے معلوم ہوا۔ اس وید منتر کے لکھنے سے پہلے یہ سب لوگ موجود تھے۔ کیونکہ روایات جس کے متعلق ہوتی ہیں۔ وہ اس کے پیدا ہونے کے بعد لکھی جاتی ہیں۔ اس اصل کے مطابق رگوید نامی کتاب ان رشیوں کی پیدائش کے بعد لکھی گئی۔ اور ویدوں کی ازلیت کا دعویٰ بالکل باطل ہوگیا۔

اس قسم کے منتر نہ صرف رگوید میں ہی ملتے ہیں۔ بلکہ دوسرے ویدوں میں بھی بہت ہیں جن میں رشیوں اور راجاؤں کا ذکر ہے۔ چند ایک منتر ہدیہ ناظرین کئے جاتے ہیں۔ اتھروید میں لکھا ہے:

یاو ود انگر سمو تھو یا درا گست متر اور نا جمد
اگنم اترم یو کشیپ (کھور اوسنشٹم لو
(اتھروید کانڈ ۱۸ سوکت ۲۹ منتر ۳)

متر اور ورن دیوتاؤں کو مخاطب کرکے یہ منتر کہا گیا ہے۔ کہنے والا التجا کرتا ہے۔ کہ اے متر اور ورن جس طرح آپ نے انگرس کی کی اگنی اتری نام کے رشی کی کشیپ اور وسشٹھ رشی کی حفاظت کی ویسے ہی اے متر اور ورن ہمیں گناہوں سے آزاد کرو۔

پھر اس سے اگلے منتر میں لکھا ہے۔ جس طرح آپ نے ستیا و واشو پرو میدھ اتری سپت بدھری کی حفاظت کی۔ اب دونوں متر اور ورن ہماری بھی حفاظت کریں۔

ان منتروں سے صاف ظاہر ہے۔ کہ اگستیہ اتری۔ کشیپ وسشٹھ وغیرہ تمام لوگ پہلے گذر چکے ہیں۔ جن کا بطور حوالہ ان میں ذکر کیا گیا ہے۔ دریں صورت جو شخص ویدوں کی ازلیت کا دعویٰ کرتا ہے۔ اس کا دعویٰ کس طرح درست ہو سکتا ہے۔ اور جو شخص یہ کہنے کی جرأت کرتا ہے۔ کہ ویدوں میں کسی کا نام نہیں۔ اور تاریخ کا شائبہ نہیں۔ اس کا دعویٰ کس طرح قابل قبول ہو سکتا ہے۔ جبکہ بہت سے رشیوں اور راجاؤں کے نام ویدوں میں بھرے پڑے ہیں۔

(سوئم) اس کے بعد رگوید منڈل سات ملاحظہ فرمائیں۔ اس کے بائیسویں سوکت میں اندر دیوتا کو مخاطب کرکے ایک منتر کہا گیا ہے۔ جو صاف بتلاتا ہے۔ کہ وید کے ظہور پذیر ہونے سے پہلے اگنی۔ وایو۔ آدتیہ کے علاوہ اور لوگ بھی موجود تھے۔

اصل منتر حسب ذیل ہے:۔

یے چہ پوروے رشیو یے چہ نوتنا
اندر برہمانی جنینت ویراہ
اسمے تو سنتو سکھیا شوانی
یو یم پات سوستی بھی سدا نہ
(رگوید منڈل ۷ سوکت ۲۲ منتر ۹)

ترجمہ:۔ اے اندر دیوتا جو پرانے رشی ہیں۔ اور جو نئے رشی ہیں۔ وہ براہمن جنہوں نے وید منتر بنائے، وہ سب تیری دوستی کا موجب ہوں۔

اس منتر میں پوروے رشیا اور نوتنا دو الفاظ آتے ہیں۔ پوروے کے معنی معمولی سی سنسکرت جاننے والا بھی سمجھ سکتا ہے۔ کہ پہلے کے ہوتے ہیں۔ اور نوتن کے معنی نئے کے ہوتے ہیں۔ پس معلوم ہوا۔ کہ اس منتر میں دو قسم کے لوگوں کا ذکر ہے ایک پرانے اور ایک نئے۔ پرانے وہی کہلاتے ہیں جو پہلے گذر چکے ہوں۔ پس اس منتر سے پہلے کچھ رشی گذر چکے ہیں۔ جن کو پوروے کا نام دیا گیا ہے۔ اور جو موجود رشی تھے۔ ان کو نوتن کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

اس منتر کی تائید میں سوکت ۲۹ میں یہ منتر آتا ہے۔

زنا گھاتے پرستیا اداسن
یشام پوروے شام شرنو رشینا
(رگوید منڈل ۷ سوکت ۲۹ منتر ۴)

اس منتر کے دوسرے حصہ کا ترجمہ ہے۔ کہ اے اندر جن پہلے ہونے والے رشیوں کی باتوں کو تونے سنا۔ پوروے شام کا لفظ پوروین لنگ مذکر سے ہو وچن (صیغہ جمع) میں شششٹی وبھکتی (چھٹی ضمیر) لگنے سے بنتا ہے۔ جس کے معنی پہلوں کا یا پہلوں کی ہوتے ہیں۔ اس لئے پوروے شام رشی نام کے معنی ہوئے پہلے ہونے والے رشیوں کی (آواز کو سنا)

یہ منتر بھی اس بات کی بین دلیل ہے۔ کہ رگوید کے سوکت ۲۹ کے بننے سے پہلے کچھ رشی گذر چکے تھے۔ جو اندر سے اپنی عاجزانہ التجائیں کیا کرتے تھے۔ اپنی التجاؤں کی یاد دلاتے ہوئے اس منتر میں کہا گیا ہے۔ کہ جس طرح تو ان کی آواز کو سنتا تھا۔ ہماری آواز بھی سن۔

ناظرین کرام کس قدر صاف اور بین الفاظ میں وید پکار پکار کر کہہ رہے ہیں۔ کہ ہم سے پہلے کچھ رشی موجود تھے۔ (خاکسار بشیر احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ)

انڈونیشیا کے حالات

غیر ملکی حکومتوں کے مختلف دور

انڈونیشیا آج کل غلامی اور آزادی کی کشمکش میں مبتلا ہے۔ وہ لوگ جو سالہا سال سے غیر ملکی حکمرانوں کے زیر اقتدار زندگی بسر کر رہے تھے۔ اس عالمگیر جنگ میں جبکہ بڑی بڑی حکومتیں برسر پیکار تھیں۔ حریت اور آزادی کی حلاوت سے آشنا ہو چکے ہیں اور اپنی آزاد حکومت قائم کرنے کے خواہشمند۔ ادھر ہالینڈ برطانیہ کی امداد سے اپنے کھوئے ہوئے اقتدار کو دوبارہ قائم کرنا چاہتا ہے۔ اور ملک کو چند مراعات دیکر اپنی غلامی میں رکھنے کی کوشش کر رہا ہے۔ غرضیکہ سابقہ حکومت اور رعایا میں غلامی اور آزادی کی جنگ ہو رہی ہے۔ انڈونیشیا میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ اور بہت سی اسلامی یادگاریں اور بزرگوں کے مقابر موجود ہیں۔ اس سرزمین میں بے شمار مجاہدین اسلام تجارت کے ساتھ اسلام بھی لائے۔ اور آج اسی اسلام کو تازہ کرنے کے لئے ہمارے کئی سرفروش مجاہدین وہاں احمدیت کے جھنڈے نصب کر رہے ہیں۔ اس لئے اس ملک کے تاریخی حالات احباب کی دلچسپی کے لئے پیش کئے جاتے ہیں۔

ایشیا کے جنوب مشرقی گوشے میں چند جزائر کے سلسلے پھیلے گئے ہیں۔ جن کو اہل جغرافیہ جاوا۔ سماٹرا۔ بورنیو۔ سلیبس۔ مدورا۔ بالی لمبوک۔ فلورس۔ ملاکا اور نیوگنی وغیرہ ناموں سے موسوم کرتے ہیں۔ ان جزائر کے مجموعہ کو انڈونیشیا جزائر شرق الہند اور ایسٹ انڈیز بھی کہا جاتا ہے۔ یہاں کی آب و ہوا گرم مرطوب ہے۔ بارش سارا سال ہوتی ہے۔ یہ آتش فشاں پہاڑوں کی زرخیز مٹی سے بنے ہیں۔ جاوا سب سے زیادہ زرخیز ہے۔ اور بہت گنجان آبادی ہے۔ سائنٹیفک طریق پر کاشتکاری ہوتی ہے۔ بٹاویہ اس کا صدر مقام ہے۔ جو اہل ہالینڈ کی جزائر شرق الہند کی حکومت کا مرکز بھی ہے۔ ہالینڈ کی آبادی ۹۰ لاکھ ہے۔ مگر وہ شرق الہند کے ساڑھے سات کروڑ نفوس پر حکومت کرتے ہیں۔ یہاں اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ سارے انڈونیشیا میں مختلف قوموں کی موجودگی کے باوجود ملایا زبان ہر جگہ بولی یا سمجھی جاتی ہے۔ یہ ملک دنیا کے متمول ترین علاقوں میں سے ایک ہے۔ گنے کی پیداوار کے لحاظ سے دنیا میں دوسرے درجہ کا علاقہ ہے۔ اور کونین کی پیداوار کے سلسلہ میں دنیا بھر کا کوئی حصہ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس کے علاوہ ربڑ۔ چرقل۔ تمباکو۔ چائے اور قہوہ کی پیداوار میں ممتاز درجہ رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ یہ علاقہ غیر ملکی حکومتوں کی آماجگاہ بنا رہا ہے۔

ہندو دور حکومت

آٹھویں صدی عیسوی تک یہ تمام جزائر ہندو راجاؤں کے قبضہ میں تھے۔ اور تقریباً سو برس تک مختلف ہندو ریاستوں نے یہاں حکومت کی۔ نویں صدی میں ایک بدھ راجہ جاوا میں اس پر قابض ہوا۔ اس کا سلسلہ سلطنت چار سو سال تک جاری رہا۔ آخر ۱۳۷۷ء میں اس حکومت کے اجزاء منتشر ہو گئے۔

اسلامی دور حکومت

مجمع الجزائر میں اشاعت اسلام کے اولین دور کی تعیین مشکل ہے۔ عرب جغرافیہ نویسوں نے نویں صدی عیسوی سے پہلے اپنی کتابوں میں ان جزائر کا ذکر نہیں کیا۔ لیکن ۶۷۴ء میں اہل چین کی تاریخ کی کتابوں میں ایک عرب امیر کا ذکر ہے۔ جو غالباً سماٹرا کی کسی بستی کا امیر تھا۔ آفتاب اسلام کی ضیا پاشی سے پہلے تاجر ان جزائر میں آیا کرتے تھے۔ جب اسلام آیا۔ تو عرب تجارت کے ساتھ اسلام کی نعمت بھی بت پرستوں کے لئے بازاروں میں لائے۔ دوسری صدی ہجری میں سیلون کی تجارت عربوں کے قبضہ میں تھی۔ اسی زمانہ میں داعیانِ اسلام جنوبی ہند سے ان جزائر میں بھی آئے۔ اور تجارت کے ساتھ ساتھ اسلام کی اشاعت میں بھی مصروف رہے۔ خدا کے فضل سے اسلام کو بہت جلد غیر معمولی قبولیت حاصل ہونی شروع ہو گئی۔ مسلمانوں نے ان جزائر کی زبان سیکھی۔ وہاں کا رسم و رواج اختیار کیا۔ وہاں کی عورتوں سے نکاح کئے۔ اور ان طریقوں سے اسلام کی سوشل اور پولیٹیکل بنیاد ڈالی۔ بغداد۔ شیراز اندلس مصر اور دیگر اسلامی ممالک سے بڑے بڑے علماء فضلاء اور بزرگانِ دین ان جزائر میں پہنچے۔

جنہوں نے اپنی کوشش سے وہاں کے باشندوں کو مسلمان بنایا۔ عجیب بات یہ ہے۔ کہ اسلام ان جزائر میں اس سرعت سے پھیلا۔ کہ اس کی نظیر دوسرے ممالک میں کم پائی جاتی ہے۔ ابن بطوطہ نے بیشمار علماء فضلاء اور اولیاء کاملین کا تذکرہ کیا ہے۔ جو اپنے اپنے ملکوں سے وہاں جاکر تبلیغ اسلام کرتے رہے۔ ۱۴۷۸ء میں مسلمان اس علاقہ پر پورے طور سے مسلط ہو گئے۔ اور جزیرہ بالی کے سوا تمام باشندوں نے اسلام قبول کر لیا۔ تمام سلاطین مشرف باسلام ہو گئے۔ سرکاری زبان بھی عربی ہو گئی۔ عربوں کا ان جزائر کی ترقی اور بہبودی میں بہت حصہ ہے۔ انہوں نے بہت سی اصلاحات کیں۔ اور یہاں کی تجارت عالمگیر حیثیت اختیار کر گئی۔ اور یہ علاقہ بہت متمدن ملک سمجھا جانے لگا۔ اس کا آرٹ اور لٹریچر بہت مشہور ہو گیا۔ اور ترقی یافتہ ممالک میں اس کا شہرہ ہو گیا۔

پرتگالی دور حکومت

۱۵۰۰ء میں جب یورپ کے سیاحوں نے بحر الکاہل کا راستہ دریافت کیا۔ تو پرتگالی وہاں آنا شروع ہوئے۔ تھوڑے ہی عرصہ میں سارے ملک میں پھیل گئے۔ ان کے ساتھ اپنے مشنری بھی تھے۔ لیکن اسلام یہاں کے باشندوں کی رگ رگ میں رچ چکا تھا۔ پرتگالی اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے۔ اور کوئی مسلمان عیسائیت کی گود میں جانے کے لئے تیار نہ ہوا۔ البتہ سیاسی اور تجارتی اقتدار انہوں نے حاصل کر لیا۔ اور عرب تاجروں کی تجارت پر قبضہ کرنا شروع کر دیا۔ مگر ان کو بہت جلد ہی یہاں سے نکلنا پڑا۔

ولندیزی دور حکومت

۱۶۰۰ء میں ملکہ الزبتھ سے فرمان حاصل کر کے ایسٹ انڈیا کمپنی قائم ہوئی۔ اس کے دو سال بعد ڈچ ایسٹ انڈیا کمپنی معرض وجود میں آئی یہ دونوں کمپنیاں مشرقی ممالک سے محض تجارت کے لئے قائم ہوئی تھیں۔ مگر حالات سے فائدہ اٹھا کر ہندوستان اور مشرقی مجمع الجزائر میں مختلف مقامات پہ قابض ہو گئیں۔ آخر جلد ہی ان دونوں میں رقابت شروع ہو گئی۔ اور جب اشتراک عمل محال ہو گیا تو اس بات پر فیصلہ ہوا۔ کہ انگریز اس ملک کو ولندیزوں کے لئے چھوڑ دیں۔ اور خود ہندوستان کا رخ کریں۔ اور ولندیزی ہندوستانی مقبوضات سے دستبردار ہو جائیں۔ ڈچ ایسٹ انڈیا کمپنی نے ۱۵۰ سال تک حکومت کی۔ اور ۱۷۹۸ء سے حکومت ہالینڈ اس پر مسلط ہو گئی۔ جو آج تک چلی آتی ہے۔ ڈچ نے یہاں کے قدرتی ذخائر اور پیداوار سے خوب فائدہ اٹھایا۔ اور اس ملک سے بے طرح دولت کھینچ کھینچ کر ہالینڈ لے گئے۔ ڈچ حکومت نے ملکی نظم ونسق۔ تعلیم وتربیت اور فلاح وبہبود کا کوئی مفید کام عوام کے لئے سرانجام نہیں دیا۔ اس زمانہ میں ملک اپنی پہلی حالت سے بہت گر گیا۔ اور وہ اصلاحات جو عربوں نے رائج کی تھیں مفقود ہونے لگیں۔ اس تاریکی اور ظلمت کے زمانہ میں اگر کبھی حریت اور آزادی کی صبح صادق طلوع ہوئی۔ تو اس کو ڈچ حکومت نے بے طرح پامال کر دیا۔

جاپانی دور حکومت

ڈچ نے نہ ان جزائر کے فوجی نظم ونسق کو مضبوط کیا۔ اور نہ ہی کبھی عوام کی اس قسم کی کسی تحریک کو ابھرنے دیا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مارچ ۱۹۴۲ء میں جاپان بے کھٹکے آدھمکا ڈچ اپنے بستر سمیت کر ہالینڈ چل دیئے۔ اور ملک میں جاپان کی اجنبی جابرانہ حکومت کچھ عرصہ کے لئے قائم ہو گئی۔ ادھر برطانیہ کی بڑھتی ہوئی یلغار کی تاب نہ لا کر جاپان کے ابھی پاؤں بھی نہ جمنے پائے تھے۔ کہ اسے کوچ کا حکم ہو گیا۔ چونکہ حکومتیں زیر و زبر ہو رہی تھیں۔ حریت اور آزادی کی چنگاری ملکی باشندوں میں موقعہ پا کر بھڑک اٹھی۔

وہ چند روزہ آزادی جس کا انڈونیشیا نے مزا چکھا تھا۔ کشت وخون کی نوبت لائی۔ اب ان جزائر میں آزادی اور غلامی کی جنگ چھڑی ہوئی ہے۔ ہالینڈ اور برطانیہ انڈونیشیا کو کچھ مراعات دے کر ڈچ غلامی میں رکھنا چاہتے ہیں۔ مگر انڈونیشی جس جوئے کو اتار چکے ہیں۔ اب اس کو پہننے کے لئے تیار نہیں۔

خاکسار منیر احمد ونیس

حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر کشمیر میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قبر حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق تحریر فرمایا ہے:۔

"جو سری نگر محلہ خانیار میں یوزآسف کے نام سے قبر موجود ہے۔ وہ درحقیقت بلا شک وشبہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی قبر ہے"

(راز حقیقت صفحہ ۲۰)

حبیب اللہ کلرک نہر نے ایک کتاب بعنوان "حضرت مسیح کی قبر کشمیر میں نہیں" شائع کی۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مختلف کتابوں کے حوالے۔ اور دوسرے سلسلہ کے علماء کی تحریریں جا بجا پیش کر کے لکھا:۔

"ملک کشمیر کے شہر سری نگر میں جو شاہزادہ یوزآسف کی قبر ہے۔ وہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام ابن مریم کی قبر نہیں ہے۔ اور قادیانی مذہب باطل ہے" (صفحہ ۶۲ خاتمہ کتاب)

میں ذیل میں مصر کے ایک بہت بڑے عالم کی شہادت پیش کرتا ہوں۔ یہ عالم وہ ہے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر آپ کی زندگی میں اعتراض کئے۔ حضور نے اس مخالف عالم کا ذکر اپنی کتاب کشتی نوح میں کیا ہے۔ اس عالم کا نام "شیخ رشید رضا ایڈیٹر المنار" ہے۔ اس کے متعلق پنجاب کا ایک اخبار لکھتا ہے:۔

"مولانا عبدالرزاق ملیح آبادی کا بیان ہے۔ کہ علامہ ابن تیمیہ کے بعد آج تک کسی مسلمان عالم نے مرحوم کے برابر دین کی خدمت نہیں کی۔ علامہ رشید رضا علم کے بحر ذخار تھے۔ تفسیر حدیث اور فقہ کے امام تھے۔ اور اسلامی تعلیمات کے بارے میں جو کچھ ارشاد فرماتے تھے۔ وہ قول فیصل کا حکم رکھتا تھا۔ آپ تمام دنیائے اسلام کے محترم تھے۔ یہانتک کہ سلطان ابن سعود آپ کو امام اور پیشوا کہہ کر خطاب فرمایا کرتے تھے"

(اخبار ایمان پٹی ۳۰ ستمبر ۱۹۳۵ء)

یہ عالم اور امام اور پیشوا اپنے رسالہ المنار میں لکھتے ہیں۔ "مسیح کا ہند کو بھاگ جانا۔ اور اس شہر (سری نگر) میں اس کا وفات پانا عقل اور نقل کے لحاظ سے بعید نہیں"

(المنار جلد ۶ صفحہ ۴۲)

ساتھ ہی اس رسالہ میں لکھا ہے "حق بات یہی ہے۔ کہ قرآن میں کوئی ایسی نص نہیں ہے جس سے ثابت ہو۔ کہ عیسےٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔ اور زمین پر حکم کریں گے" (المنار جلد ۶ صفحہ ۵۷)

(۲) اخبار سچ لکھنو ۲۳۔ اگست میں لکھا ہے "سینٹ پال کے گرجا لنڈن کے مشہور ومعروف ڈین انگ نے جو کلیسیا کے دائرہ سے باہر علمی اور فلسفی حلقوں میں بھی شہرت رکھتے ہیں مسیحیت اور ارض مشرق پر ایک دلچسپ لیکچر دیا تھا جس میں اپنے تمدن کی خامیوں اور ناکامیوں کو تسلیم کرتے ہوئے ایک جگہ مسلمانوں کے عقائد بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ "وہ مسیح کے مصلوب ہونے کے قائل نہیں۔ بلکہ ان کے ہاں تو یہانتک لکھا ہے۔ کہ مسیح نے فلسطین ترک کر کے کشمیر کا سفر اختیار کیا اور وہیں انتقال فرمایا۔ اور کشمیر کے شمال میں حضرت عیسےٰ نبی کا مزار ہے"

(منقول از کتاب رہنمائے تبلیغ صفحہ ۱۶۰)

(۳) مسٹر سی۔ الف۔ سرکلینڈ ریٹائرڈ آئی۔ سی۔ ایس اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں "(کشمیری مسلمانوں) میں بہت سے خاندان اپنے آپ کو اسرائیل کی اولاد خیال کرتے ہیں۔ اور ان کی شکل وصورت بھی یہودیوں جیسی ہے۔ ان لوگوں میں یہ بھی روایت ہے۔ کہ جب مسیح کو زندہ صلیب سے اتارا گیا۔ تو وہ ان قوموں کی تلاش میں مشرق کی طرف چل پڑا۔ اور سری نگر میں فوت ہوا۔ یہاں یوسف عارف (یوزآسف) نام کی ایک قبر ہے۔ جسے مسیح کی قبر بیان کیا جاتا ہے"

(اخبار دیہ کھارت لاہور ۳۰ مارچ ۱۹۳۲ء)

یہ تین حوالے اس بات کو پایہ ثبوت تک پہنچاتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کچھ اپنی کتابوں میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی قبر کے متعلق لکھا ہے وہ بالکل صحیح ہے۔

خاکسار محمد عبدالحق مجاہد گنج

تبلیغ کیلئے وقف رخصت

ہمارا جہاد تبلیغ ہے

خالصاً للہ اپنا گھر بار چھوڑ کر راہ گم کردہ لوگوں کو راہ حق دکھانے کے لئے نکل جانا ہی جہاد ہے۔ یہ امر کسی پر روشن نہیں۔ کہ اس وقت لامذہبیت اور دہریت توحید اور مذہب پر کاری ضربات لگا رہی ہے۔

اس کے بالمقابل ہماری قربانی کیا ہے؟ اور قربانی کا مطالبہ کتنا حقیر ہے۔ صرف وقف رخصت۔ سال بھر میں چند ماہ۔ چند ایام ہر گورنمنٹ ملازم۔ زمیندار۔ تاجر اس جہاد میں حصہ لے سکتا ہے۔ مجاہد کہلا سکتا ہے۔ گورنمنٹ ملازم کو ایک ماہ یا دو ماہ یا تین ماہ تک رخصت ملتی ہے۔ تاجر جب چاہے اتنے دن فارغ ہو سکتا ہے۔ زمیندار بھی سال میں چند ماہ فارغ رہتا ہے۔ ان ایام کو محض "تبلیغ" کے لئے وقف کر دینا۔ مرکز کی آواز پر لبیک کہہ کر مرکز کے بتائے ہوئے محاذ پر جا کر مجاہدہ کرنا کوئی مشکل امر ہے۔ لیکن یہ کون کر سکتا ہے۔ وہی جس کے دل میں دنیا کی محبت سرد ہو چکی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر ایمان رکھتا ہے۔ جو اسلام کی کھوئی ہوئی عظمت کو دوبارہ قائم کرنا چاہتا ہے جو دنیا کو یہ بتانا چاہتا ہے کہ اسلام وہ نور تھا۔ جو تمہاری رہنمائی کے لئے خدا نے نازل کیا۔ اور اسی سے وابستہ ہو کر خدا کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔ جو مذہب کی کس مپرسی پر نظر رکھتا ہے۔

بالکل ایسے ہی مخلصین سے ہم امید کرتے ہیں۔ کہ وہ ہر سال اپنی رخصت کے دن تبلیغ کے لئے وقف کر کے خدا تعالےٰ کی اس فوج کے سپاہی بنیں گے جو اب دنیوی جنگوں کے بعد روحانی جنگ کے لئے ہم تیار کر رہے ہیں۔ ان کا کام صرف یہ ہے۔ کہ روحانی پیاسوں کو آب کوثر پلائیں۔ اور مردوں کو زندگی بخشیں۔ مبارک ہوں گے وہ وجود جو جلد اس طرف توجہ کریں۔ اور اپنے پتہ و تعلیمی کوائف سے اطلاع دیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ

مخلصین جماعت توجہ کریں!

اب دنیاوی حکومتوں کی جنگ ختم ہے۔ ہماری جنگ شروع ہو چکی ہے

ہماری جنگ ملکوں سے تعلق نہیں رکھتی۔ دلوں سے تعلق رکھتی ہے۔ ہماری جنگ بم اور گولوں سے تعلق نہیں رکھتی۔ بلکہ دلائل و براہین سے تعلق رکھتی ہے۔ ایمان اور تقوےٰ سے تعلق رکھتی ہے۔ ہم نے دنیا سے لامذہبیت اور دہریت کو مٹانا ہے۔ ہم نے دنیا دنیا میں خدا کا نام۔ اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم کو دوبارہ قائم و زندہ کرنا ہے

وہ کون مبارک وجود ہیں۔ جو اس جنگ میں حصہ لینے کے لئے ہماری فوج میں شامل ہوتے ہیں۔ ایسے فرزندان توحید کو کیا قربانیاں کرنی پڑیں گی۔ بالکل معمولی جس کے پیش نظر عام طور پر مجاہد کہنا بھی ہنسی کے مترادف ہوگا۔ لیکن اگر کوئی احمدی اتنا وقت تبلیغ کے لئے ہر سال دے۔ تو یقیناً وہ مجاہد ہے یعنی "وقف رخصت"

ہر گورنمنٹ ملازم کو سال میں ایک ماہ۔ دو ماہ۔ تین ماہ تک رخصتیں ملتی ہیں۔

ہر تاجر اتنے دن سال بھر میں فارغ کر سکتا ہے۔

ہر زمیندار قریباً تین ماہ فارغ رہتا ہے۔

فارغ اوقات خدا کے لئے دے دینا ایک معمولی سی قربانی ہے۔ لیکن اجر بہت ہے کیونکہ ان دنوں تبلیغ کے جہاد پر جانا ہوگا۔ پس دوستوں کو چاہیئے کہ جلد توجہ کریں۔ اور اپنے نام مع تعلیمی کوائف و مکمل پتوں کے روانہ کریں۔

ناظر دعوت و تبلیغ

طاقت کا اندازہ وہ نہ کرو جو منافق کرتا ہے بلکہ وہ کرو جو مومن کرتا ہے

فرمایا "میں پھر نصیحت کرتا ہوں کہ سستیوں اور غفلتوں کو دور کرو۔ اپنے اندر بیداری پیدا کرو۔ ہر تحریک میں طاقت کے مطابق حصہ لو۔ مگر طاقت کا اندازہ وہ نہ کرو جو منافق کرتا ہے۔ بلکہ وہ کرو جو مومن کرتا ہے۔ چندہ تحریک جدید۔ اور امانت فنڈ تحریک جدید دونوں میں حصہ لو۔ اور سادہ زندگی اختیار کرو۔ کہ وہ نور بخشنے والی ہے۔ جو اسے اختیار نہیں کرتا وہ سمجھ لے۔ کہ اس کے لئے جہنم تیار ہے۔ کوئی بات میں نے ایسی نہیں کہی جس کی کل ضرورت نہیں پیش آنے والی۔ جب وقت آئے گا۔ تو وہ لوگ جنہوں نے مان کر عمل کیا ہوگا۔ دعائیں دیں گے۔ کہ خدا بھلا کرے کہ جس نے ہمیں اس وقت کے لئے تیار کر دیا تھا۔ اور نہ ماننے والے اپنے آپ کو لعنت کریں گے۔"

تحریک جدید کے جہاد میں حصہ لینے کے لئے آخری تاریخ ۲۸ فروری کا اعلان ہو چکا ہے۔ کیونکہ اکثر احباب الیکشن کے کام میں مصروف ہیں۔ پس جونہی احباب الیکشن کے کام سے فراغت پائیں۔ فوراً دفتر اول کے بارھویں سال کے وعدوں کی فہرست مکمل کر لیں۔ یعنی جو جماعتیں ایک ایک یا دو دو فہرستیں ارسال کر چکی ہیں۔ اور ان کے تھوڑے سے احباب رہتے ہیں۔ ان کے نام بھیج کر تکمیل کریں۔ جن جماعتوں نے اب تک کوئی فہرست نہیں بھیجی۔ انہیں چاہیئے۔ کہ فہرست ارسال فرمائیں اور بارھویں سال کا وعدہ ہر دوست کو اپنے گیارھویں سال کے وعدے پر نمایاں اضافہ سے کرنا چاہیئے۔ کیونکہ بارھویں سال کے لئے حضور کا ارشاد یہی ہے۔ کہ مخلصین اپنی طاقت سے بھی بڑھ چڑھ کر وعدہ لکھوائیں۔

دفتر دوم کے مجاہد وہ جو پہلے سال تو دے چکے ہیں۔ لیکن سال دوم کا وعدہ نہیں کیا ہے یا اب دفتر دوم کے سال دوم میں نئے شامل ہو رہے ہیں۔ انہیں یاد رہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ آسانی فرما دی ہے۔ کہ مثلاً اگر کسی کی آمد ایک سو روپیہ ہے۔ تو وہ اگر ایک سو روپیہ نہیں دے سکتا تو ۷۵ روپیہ دے کر شامل ہو سکتا ہے۔ اگر ۷۵ روپیہ بھی نہیں دے سکتا۔ تو ۵۰ روپیہ دے کر شامل ہو سکتا ہے۔ پس نئے شامل ہونے والوں کی کم سے کم نصف ماہ کی آمد ہے سلسلہ کی اہم ضرورت کے پیش نظر کئی احباب ہیں۔ جنہوں نے ایک ماہ کی پوری آمد حضور کے پیش کی ہے۔ پس احباب ۲۸ فروری آخری تاریخ وعدوں کی ہے اس کا انتظار نہ کریں۔ کیونکہ وعدوں میں تاخیر کرنا خوبی نہیں ہے۔ بلکہ جلد سے جلد اپنے وعدے حضور کے پیش کریں۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

امیدواران اسمبلی پنجاب کے متعلق جماعتی فیصلہ جات

نمبر شمار	نام حلقہ	نام امیدوار	نام پارٹی
۱	علی پور تحصیل	سردار نصر اللہ خانصاحب جتوئی	لیگ
۲	مظفر گڑھ	خان عبد الحمید خانصاحب	"

نوٹ:- مورخہ ۲۹ جنوری الفضل کی اشاعت میں علی پور تحصیل کی طرف سے محمد ابراہیم صاحب برق یونینسٹ کے حق میں اعلان کیا گیا تھا۔ پھر بعد کی اطلاعات آمدہ کی بنا پر سابقہ اعلان منسوخ کیا گیا۔ اب آخری اطلاع آمدہ از مقامی جماعت کی بنا پر سردار نصر اللہ خانصاحب کے متعلق اعلان کیا جاتا ہے۔ ملک عمر علی صاحب نے بھی اس اطلاع کی تصدیق کر دی ہے۔ ناظر امور عامہ

واقفین کے لئے ایک ضروری اعلان

الیکشن کے سلسلہ میں جو فوجی احباب قادیان آئے ہوئے ہیں۔ اور انہوں نے زندگی وقف کی ہوئی ہے۔ اور ان کا انٹرویو نہیں ہوا۔ تو وہ دفتر تحریک جدید میں ضرور تشریف لائیں۔ تا ان سے انٹرویو کر کے ان کے متعلق فیصلہ کیا جا سکے۔ انچارج تحریک جدید

حساب داران امانت ذاتی سے درخواست

حساب داران امانت ذاتی سے درخواست ہے۔ کہ (۱) تکمیل ریکارڈ کی غرض سے اپنا موجودہ تفصیلی پتہ بوالیسی ڈاک بھجکر مشکور فرمادیں۔ اور (۲) آئندہ کے لئے نوٹ فرمائیں۔ کہ ایک مقام سے دوسرے مقام پر مستقل تبادلہ کی صورت میں نیا پتہ ڈاک دفتر امانت میں ساتھ ساتھ بھیجتے رہیں۔ تا ششماہی حسابات اور دیگر متعلقہ خط و کتابت صحیح پتہ پر بھیجی جا سکے۔ ورنہ خطوط وغیرہ حساب داران تک نہ پہنچ سکیں گے۔ یا ضائع ہوتے رہیں گے۔ اور اس کی ذمہ داری دفتر امانت پر نہ ہوگی۔

(۳) ایسے احباب جنہوں نے ابھی تک اپنے دستخط کے نمونے شناخت اور دفتر میں ریکارڈ کے لئے نہ بھیجے ہوں۔ وہ جلد بھجدیں۔ ورنہ ان کی رقوم کی ادائیگی میں روک پیدا ہوگی۔

(۴) امانت ذاتی و دیگر حسابات متعلق صیغہ امانت کے بارہ میں خط و کتابت کرتے وقت افسر انچارج صیغہ امانت ذاتی کو مخاطب کرنا چاہیئے۔ نہ کہ محاسب کو۔ محاسب کو صرف چندہ جات کے متعلق یا پالیسی ہدایات کے بارے میں مخاطب کرنا چاہیئے۔ جو چندہ جات صدر انجمن سے متعلق ہوں۔

(افسر انچارج صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ قادیان)

فوجی عطیات اراضی کس طرح حاصل کرسکتے ہیں!

جنگ کے دوران میں بہادرانہ خدمات کے انعام دینے والے فوجیوں کو حکومت پنجاب نے جو عطیات اراضی دینا تجویز کئے ہیں۔ وہ کس طرح حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ اس کا جواب ایک پمفلٹ میں دیا گیا ہے۔ جو ڈائرکٹر دار انفارمیشن پنجاب نے شائع کیا ہے۔ حکومت ہند سے مشورہ کرنے کے بعد ایک طریق کار قائم کر دیا گیا ہے۔ جس کے مطابق محکمہ جنگ خود حکومت پنجاب کو اعزاز حاصل کرنے والے شخص کے نام اور جائے سکونت کے متعلق اطلاع کر دیتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی اعزاز یافتہ شخص کو مطلع کر دیتا ہے۔ کہ بہادری کے صلے میں عطیہ اسے حکومت پنجاب دیگی۔ اگر اعزاز لینے والا جنگ میں مارا گیا ہو۔ تو اس کے قریب ترین وارث کو عطیے کے بارے میں اطلاع دیدی جاتی ہے۔

یہ اطلاع ملنے پر اعزاز پانے والے کے ضلع کا ڈپٹی کمشنر ان تمام تفاصیل کی تصدیق کریگا۔ اگر اعزاز مرنے کے بعد ملا ہوگا۔ تو ڈپٹی کمشنر اعزاز یافتہ کے وارث یا وارثوں کے ناموں کی سفارش اس عطیے کیلئے کریگا۔

عام طور پر عطیات اراضی نیلی بار کی نو آبادی میں دیئے جائیں گے۔ جہاں بارہ مہینے نہر سے آبپاشی ہوتی ہے۔ لیکن اگر کوئی اعزاز پانے والا کسی اور نو آبادی کے گاؤں میں جہاں اس کی قوم قبیلے یا فرقے کے لوگ آباد ہیں عطیہ حاصل کرنا چاہے۔ تو اس کی طرف سے اس مطالبے کے لئے خاص وجوہ پیش کرنے پر اس کی درخواست پر غور کرنا بھی ممکن ہے عطیہ پانے والا یہ بیان کر سکتا ہے۔ کہ وہ کونسے ضلع میں عطیہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اگر وہ نیلی بار کی آبادی میں زمین نہیں لینا چاہتا۔ تو اسے اس کے لئے وجوہ بیان کرنے ہونگے۔ بلکہ متعلقہ ڈپٹی کمشنر یا افسر نو آبادی کو یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ اس کو فلاں گاؤں یا فلاں علاقہ میں زمین دی جائے۔ اور یہ افسر اس بارے میں فنانشل کمشنر محکمہ نو آبادیات سے حکم حاصل کرے گا۔ عطیہ پانے والا اپنے خرچ پر مقررہ طریق پر دستاویز انتقال تیار کرے گا۔ اشٹامپ لگانے ہوں گے۔ اور رجسٹر کرایا جائے گا۔ اگر وہ خود یہ تمام کارروائی مکمل نہ کر سکے تو اسے چاہیئے۔ کہ وہ ایک شخص بلکہ بہتر ہوگا۔ کہ دو اشخاص کو دو عہدہ دار نامزد کرے۔ جو اس کی بجائے یہ کام کریں۔

جو اعزاز پانے والے جنگ میں مارے گئے ہیں ان کے عطیات ان کے وارثوں کو دینے کے لئے حسب ذیل طریق اختیار کیا جائیگا۔

(الف) نرینہ نسل یا بیٹے میں سے متوفی کا کوئی نرینہ وارث

(ب) متوفی کی بیوہ جب تک وہ زندہ رہے یا دوسری شادی کرلے

(ج) متوفی کی غیر شادی شدہ بیٹیاں جب تک وہ زندہ رہیں یا شادی کر لیں۔ اور

(د) متوفی کا وارث یا وارثان جو پنجاب گورنمنٹ متوفی کے والد۔ والدہ اس کی شادی شدہ بیٹی کے بیٹے۔ اس کی ہمشیرہ اس کی ہمشیرہ کے بیٹے۔ اور اس کے کنبہ کے نرینہ جدی افراد میں سے نامزد کرے۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

درخواست دعا

برادر مکرم مرزا سلطان احمد صاحب ساکن قصبہ ... نے اپنی اراضیات واقعہ قصبہ کے حقوق ملکیت حاصل کرنے کیلئے عدالت دیوانی میں ایک مقدمہ دائر کیا تھا۔ اب اس مقدمہ کے سلسلہ میں انہوں نے ہائیکورٹ لاہور میں سیکنڈ اپیل کی ہوئی ہے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپیل کی حقیقی اور کامل منظوری کیلئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

(خاکسار مرزا محمود بیگ ساکن ہٹی محلہ خلجیاں)

نئے سال کی نئی تصنیفات منگوا کر فائدہ اُٹھائیے

اعلان ضروری

اور پھر یاد رکھنے کی کوشش کیجئے

جیب خرچ سے خریدیئے

آپ کی سہولت کے مدنظر ہمارے مکتبہ نے سلسلہ کی تمام نئی و پرانی کتب مجلد کر کے بھیجنے کا انتظام کیا ہے۔ ذیل کی کتب میں سے جس کتاب کی ضرورت ہو۔ فوراً آرڈر دیجئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ فوری تعمیل ہوگی۔ کتاب مجلد منگوانے کی صورت میں آرڈر دیتے وقت تشریح کرنی ضروری ہوگی۔ ہمارے مکتبہ میں ذیل کی کتب برائے فروخت موجود ہیں

(۱) ترجمۃ القرآن بطرز جدید جلد اوّل و دوم غیر مجلد دو روپیہ مجلد دو روپیہ چھ آنہ بغیر اُستاد کی مدد کے ہر معمولی پڑھا لکھا انسان ترجمہ سیکھ سکتا ہے

۲۔ احمدی بچوں اور بچیوں کے لئے دینیات کی پہلی کتاب بالکل نئی تصنیف۔ نماز مترجم بطرز جدید۔ اخلاق۔ آداب۔ اسلام ایمانیات۔ سوانح حضرت نبی کریم صلعم و سوانح حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مشتمل ہے۔

۳۔ دورِ خسروی۔ نئی تصنیف غیر مجلد دو روپیہ۔ مجلد دو روپیہ بارہ آنے

۴۔ مکمل تبلیغی پاکٹ بک نیا ایڈیشن غیر مجلد ساڑھے چار روپیہ مجلد پانچ روپیہ

تفسیر سورہ کہف غیر مجلد ڈیڑھ روپیہ مجلد دو روپیہ

۵۔ تفسیر کبیر جلد ششم جزو چہارم مجلد سات روپیہ۔

۶۔ کلید ترجمۃ القرآن غیر مجلد ڈیڑھ روپیہ مجلد دو روپیہ

۷۔ شمائل شریف مترجم حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ و حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ مجلد سپیشل چمڑا آٹھ روپیہ مجلد آئل کلاتھ ساڑھے چھ روپیہ مجلد معمولی ساڑھے پانچ روپیہ:۔

۸۔ تبلیغ ہدایت نیا ایڈیشن غیر مجلد ایک روپیہ مجلد ڈیڑھ روپیہ

۹۔ سیرت و سوانح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مصنفہ جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب انگریزی و اردو غیر مجلد پندرہ پندرہ آنہ مجلد اردو ڈیڑھ روپیہ

۱۰۔ قرآن مجید مترجم کلاں منظور کردہ نظارت تالیف و تصنیف مجلد آٹھ روپیہ

۱۱۔ تجرید بخاری مترجم مجلد دس روپیہ

۱۲۔ تاریخ اسلام مکمل مجلد دس روپیہ

۱۳۔ موعود اقوام عالم غیر مجلد دو روپیہ چار آنہ

۱۴۔ موجودہ جنگ کے متعلق پیشگوئیاں مصنفہ مولانا جلال الدین صاحب شمس و مولانا محمد یعقوب صاحب غیر مجلد بارہ آنے۔ مجلد ایک روپیہ دو آنہ

۱۵۔ ضرورت مذہب۔ مصنفہ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی ۳/

۱۶۔ دلائل ہستی باری تعالیٰ۔ مصنفہ حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ ۳/

۱۷۔ تحفہ شہزادہ ویلز انگریزی مجلد ڈیڑھ روپیہ

۱۸۔ ٹیچنگز آف اسلام غیر مجلد دو روپیہ

۱۹۔ بخاری دل بر دو حصہ غیر مجلد ڈیڑھ روپیہ مجلد دو روپیہ

۲۰۔ ان کتب کے علاوہ سلسلہ کے پرانے اخبارات و رسائل اردو انگریزی کے جملہ فائل مجلد و غیر مجلد کتب احادیث و حوالجات اپنی لائبریری کے مکمل کرنے کیلئے منگوائیے

نوٹ:۔ (۱) جو دوست آرڈر دے کر وی پی وصول نہیں فرماتے۔ یا آرڈر دیکر فوراً باہر تشریف لے جاتے ہیں۔ اس طرح مکتبہ کو وی پی واپس آنے پر نقصان پہنچتا ہے۔ ایسے دوست مہربانی فرما کر آرڈر نہ دیا کریں۔ تو بہتر ہے۔

(۲) جن دوستوں کو ترجمۃ القرآن جلد دوم نہ ملی ہو وہ اطلاع دیکر منگوا سکتے ہیں

خاکسار

منیجر مکتبہ بشارات رحمانیہ ریلوے روڈ قادیان!

عرق نور۔ رجسٹرڈ

عرق نور رجسٹرڈ ضعف جگر۔ بڑھی ہوئی تلی پرانا بخار۔ پرانی کھانسی۔ دائمی قبض۔ درد کمر جسم پر خارش۔ دل کی دھڑکن۔ یرقان۔ کثرت پیشاب اور جوڑوں کے درد کو دور کرتا ہے معدہ کی بے قاعدگی کو دور کر کے سچی بھوک پیدا کرتا ہے۔ اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے۔ کمزوری اعضا کو دور کر کے قوت بخشتا ہے

عرق نور۔ عورتوں کی جملہ ایام ماہواری کی بیقاعدگی کو دور کر کے قابل اولاد بناتا ہے۔ بانجھ پن اور اٹھرا کی لاجواب دوا ہے

نوٹ:۔ عرق نور کا استعمال صرف بیماریوں کیلئے مخصوص نہیں۔ بلکہ تندرستوں کو آئندہ بہت سی بیماریوں سے بچاتا ہے۔

قیمت فی شیشی یا پیکٹ (برائے بیرنجات) دو روپیہ صرف (علاوہ محصولڈاک)

المشتہر

ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز رجسٹرڈ

عرق نور بلڈنگ قادیان پنجاب

برائے فروخت

ایک رہائشی مکان نمبری ۹۶/۳ واقعہ اندرون حدود ٹاؤن کمیٹی قصبہ قادیان دو منزلہ۔ بعمارت پختہ۔ بجلی سے آراستہ معہ کشادہ مربع صحن۔ بحالت عمدہ بہترین جائے وقوع۔ جس میں موجودہ وقت میں لالہ امرناتھ سونی کھانڈ کے ڈپو ہولڈر بطور کرایہ دار رہائش پذیر ہیں۔ برائے فروخت ہے جو صاحب مکان مذکور کو خریدنا چاہیں اپنی زیادہ سے زیادہ قیمت خرید لالہ دھنی رام صاحب بھلہ منیجر ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول قادیان کو تحریر کر دیں۔ قیمت شمار کرتے وقت قادیان میں زمین اور عمارت کے موجودہ بھاؤ کو ملحوظ رکھا جائے مذہب و قوم کا کوئی لحاظ نہیں۔ جو شخص مقابلتاً زیادہ رقم پیش کریگا اسکے ہاتھ مکان فروخت کر دیا جائے گا۔

منجانب پنڈت پربھی ناتھ

سٹینوگرافر کارخانہ دناریوال ٹکنڈ مکان

حب جبد

یہ گولیاں اعصابی اور دماغی کمزوری کیلئے بیحد مفید ہیں۔ ہسٹیریا۔ مراق کے لئے نہایت مجرب ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت یکصد گولیاں اٹھارہ روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

اردو تبلیغی لٹریچر

پیارے رسول کی پیاری باتیں ۔۔۔۔ ۱۔۔۔
پیارے امام کی پیاری باتیں ۔۔۔۔ ۱۔۔۔
اسلامی اصول کی فلاسفی ۔۔۔ ۸۔۔
نماز مترجم باتصویر ۔۔۔ ۴۔۔
نماز مترجم بڑی سائز ۔۔۔ ۴۔۔
ملفوظات امام زمان ۔۔۔ ۴۔۔
ہر انسان کو ایک پیغام ۔۔۔ ۴۔۔
اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں ۔۔ ۲۔۔
دو نوجہان میں فلاح پانیکی راہ ۔۔۔ ۲۔۔
تمام جہان کو چیلنج معہ ایک لاکھ روپیہ کے انعامات ۔۔ ۲۔۔
احمدیت کے متعلق پانچ سوالات ۔۔ ۲۔۔
مختلف تبلیغی رسالے ۔۔۔ ۱۔۔
۵۔۔۔۔

جملہ پانچ روپیہ کا سٹ معہ ڈاک خرچ چار روپیہ میں پہنچا دیا جائے گا:۔

۸-۲ کی کتب دو روپیہ میں پہنچا دی جائیں گی۔

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

فوری ضرورت ہے

جماعت احمدیہ لاہور کیلئے ایک محنتی مستعد اور مخلص میٹرک پاس احمدی نوجوان کلرک کی فوری ضرورت ہے۔ ابتدائی تنخواہ مبلغ پچیس ۲۵/ روپے ماہوار ہوگی جس کے ساتھ مبلغ نو روپے آٹھ آنے ۹/۸ ماہوار مہنگائی الاؤنس دیا جائیگا۔ خدمت دین کا شوق رکھنے والے نوجوانوں کیلئے بہترین موقعہ ہے۔ ضرورت مند احباب مندرجہ ذیل پتے پر خود آکر ملیں یا لکھیں

عبدالرشید قریشی برائے امیر جماعت احمدیہ ۱۲ ٹمپل روڈ لاہور

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

دہلی ۴ر جنوری۔ ہندوستان کے ۲۴ ماہرین مالیات نے ایک منشور شائع کیا ہے۔ جس میں حکومت ہند کی مالی اور کرنسی پالیسی پر کڑی نکتہ چینی کی ہے۔ اس میں ذکر کیا گیا ہے۔ کہ حکومت کو کسی صورت میں بھی اپنے وسائل سے زیادہ اپنے اوپر مالی ذمہ واری نہ لینی چاہیئے تھی۔ اور زر نقد کی مالیت سے زیادہ نوٹ جاری نہیں کرنے چاہیئے تھے۔ اب جبکہ انگلستان میں سٹرلنگ کی مقدار کافی بڑھ چکی ہے۔ بجائے وصولی کی کوشش کے برطانیہ کو مزید قرضہ دیا جا رہا ہے۔ جو ہندوستان کی اقتصادی حالت کے لئے سخت مضر ہوگا۔

دہلی ۴ر جنوری۔ برطانوی پارلیمانی وفد کے سب ممبران یہاں پہنچ چکے ہیں۔ کل میجر وائٹ نے مسٹر جناح سے ایک گھنٹہ تک ملاقات کی۔ وفد کے ۹ ممبروں نے آج پھر مسٹر جناح سے ملاقات کی۔ جو دو گھنٹہ تک جاری رہی۔ موضوع گفتگو سندھ اور آسام کے انتخابات رہا۔

پشاور ۴ر فروری۔ صوبہ سرحد کے مسلم لیگی لیڈر خان عبد القیوم خاں نے کل ایک بیان میں کہا۔ کہ مسٹر جی۔ ایم سید نے کانگرس کا ساتھ دیکر مسلم قوم سے غداری کا ثبوت دیا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ مسلمانوں کو پاکستان کی ضرورت ہے۔

دہلی ۴ر فروری۔ کل ڈاکٹر امبیدکار نے شیڈولڈ کاسٹ فیڈریشن کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے مطالبہ کیا۔ کہ شیڈولڈ کاسٹ کو ایک الگ فرقہ مان لیا جائے۔

لنڈن ۴ر فروری۔ برطانیہ کے روسی سفیر سر آرچی بالڈ کلارک کر کی جگہ پر سر ولیم پٹرسن کو مقرر کیا گیا ہے۔ آپ پہلے انقرہ کے سفیر تھے۔

بیت المقدس ۴ر فروری۔ بیت المقدس میں آج کرفیو آرڈر ختم ہونے کی آخری تاریخ ہے۔ امید ہے۔ اس کے نفاذ کی مزید ضرورت نہ ہوگی۔ "عرب فرنٹ" نے ایک اجلاس میں برطانیہ پر الزام لگایا ہے۔ کہ برطانیہ فلسطین کے معاملہ میں عہد شکنی سے کام لے رہا ہے۔ اور اس کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے عنقریب عام ہڑتال کا اعلان کر دیا جائیگا۔

پالنی ۴ر فروری۔ کل گاندھی جی نے کہا۔ کہ ہم اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتے۔ جب تک ہم نیچ اقوام کے ساتھ پوری ہمدردی اور مساوات کا برتاؤ نہ کریں۔ میں ہریجنوں کے لئے پوری پوری ہمدردی رکھتا ہوں۔ اور انہیں مساویانہ درجہ دینا چاہتا ہوں۔

چنگکنگ ۳ر فروری۔ چین کی جملہ سیاسی جماعتوں کے مصالحتی اجلاس میں افتتاحی تقریر کرتے ہوئے جنرل چیانگ کائی شک نے عوام سے پرزور اپیل کی۔ کہ وہ ملک میں امن و امان قائم کرنے کے لئے حکومت کی مدد کریں۔ آپ نے کہا۔ کہ ملک کی موجودہ حالت بیحد تشویشناک ہے۔ اگر تمام سیاسی جماعتوں اور عوام نے آپس میں پورے طور پر تعاون نہ کیا۔ تو اس کا انجام جنگ سے زیادہ ہولناک ہوگا۔

واشنگٹن ۳ر فروری۔ برطانیہ اور امریکہ میں ایک معاہدہ ہو گیا ہے۔ جس کی رو سے امریکی تاجروں کو ہندوستان میں کاروبار کے لئے سہولتیں بہم پہنچائی گئی ہیں۔ ان تاجروں کو حکومت برطانیہ۔ حکومت ہند یا وزیر ہند کے مشورہ کے بغیر ہی پاسپورٹ دیگی۔

بلغراڈ ۳ر فروری۔ نئے آئین کے ماتحت اتفاق رائے سے یوگوسلاویہ کو جمہوری سلطنت تسلیم کیا گیا ہے۔

لنڈن ۳ر فروری۔ یکم فروری سے فونوٹیلیگرام کے نرخ دوران جنگ کی نسبت ۲۵ سے لیکر ۷۰ فی صدی کم کر دیئے گئے ہیں۔ یہ رعایت اس لئے ہو گئی ہے کہ اشیاء ارزاں ہو گئی ہیں۔ مزید برآں فوجی خدمات بجا لانے والے افراد کے پیغامات مفت بھیجنے بند کر دیئے گئے ہیں۔

نئی دہلی ۴ر فروری۔ آج تیسری فوجی عدالت نے آزاد ہند فوج کے کیپٹن عبد الرشید کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا۔ سات الزاموں میں سے دو میں اسے بری کر دیا۔ اور پانچ جرموں کی پاداش میں عمر قید کی سزا دی۔ تنخواہ اور الاؤنس بھی ضبط کر لیا جائے گا۔ کمانڈر انچیف نے اس سزا میں تخفیف کرتے ہوئے عمر قید کی بجائے پانچ سال قید بامشقت کی سزا کر دی۔ تنخواہ اور الاؤنس کی ضبطی کو بحال رہنے دیا۔

لنڈن ۴ر فروری۔ آج اتحادی اقوام کی جنرل اسمبلی کا اجلاس ہونے والا ہے۔ جس میں یونان کی شکایات کو زیر بحث لایا جائیگا۔ سب سے پہلے موسیو وشنسکی مسٹر بیون وزیر خارجہ انگلستان کی تقریر کا جواب دینگے۔

نئی دہلی ۴ر فروری۔ آج سنٹرل اسمبلی میں التوائے جلسہ کی ایک تحریک پاس ہو گئی۔ جس میں کہا گیا تھا۔ کہ حکومت ہند چونکہ جنوبی افریقہ میں بسنے والے ہندوستانیوں کے نفع و نقصان کا خیال رکھنے میں ناکام ثابت ہوئی ہے۔ اس لئے جائیداد کے خرید و فروخت کے متعلق اگر جلد کوئی فیصلہ نہ ہوا۔ تو ہندوستانیوں کو مالی لحاظ سے سخت نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔

امرتسر ۴ر جنوری گندم دڑہ -/۲/۵-۱۰ گندم اعلیٰ -/۴/۱۰ چنے -/۶/۸ روپے پرانی باسمتی -/۴/۲۵ نئی باسمتی -/۲۳ دیسی کپاس -/۱۶ تل -/۲۴ روپے۔ گڑ -/۱۳ سے -/۱۵ تک

ویگاشائر ۴ر فروری۔ جن جرمن جنگی مجرموں کے خلاف اتحادی ٹریبونل میں مقدمہ چلایا جا رہا تھا۔ ان میں سے سات مجرموں کو آج پھانسی کی سزا دے دی گئی۔

کلکتہ ۴ر فروری۔ حکومت بنگال نے بجلی ٹیکس میں اضافہ کر دیا ہے۔ آئندہ تین پائی کی بجائے ۴ پائی فی روپیہ کے حساب سے وصول کیا جائیگا۔

رنگون ۴ر فروری۔ ۱,۹۶,۰۰۰ من چاول برما سے صوبہ بہار میں پہنچ چکا ہے۔ اور ۲,۰۴,۰۰۰ من چاول ہندوستان کے ان علاقوں سے بھیجا جائیگا۔ جہاں چاول کی کثرت ہے۔ قلت خوراک کے باعث یو۔ پی کے جن شہروں میں گندم کا راشن نصف کیا گیا تھا۔ ان میں مظاہرات رونما ہو رہے ہیں۔

پیرس ۳ر فروری۔ ہند چینی کے فرنچ سپہ سالار نے حکومت فرانس کو مطلع کیا ہے۔ کہ ہند چینی میں قیام امن کے لئے مزید پندرہ ہزار فوج کی ضرورت ہے۔

قاہرہ ۳ر فروری۔ دنیا کی سب سے قدیم اسلامی جامعہ ازہر قاہرہ ہے۔ جسے ایک فاطمی خلیفہ کے کمانڈر انچیف نے ۹۷۲ء میں قائم کیا تھا۔ اب علامہ مراغی مرحوم کی جگہ مصطفےٰ عبد الرزاق پاشا شیخ الجامعہ مقرر ہوئے ہیں۔

کٹک ۲ر فروری ریاست نیاگڑھ اور اس کے مضافات میں گذشتہ تین ماہ کے اندر تین شیروں نے پچاس اشخاص کو ہلاک کر دیا۔

قاہرہ ۴ر جنوری۔ امید ہے۔ کہ کل وزیر اعظم مصر برطانیہ سے معاہدہ کی تجدید کرنے کے لئے ایک بیان دیں گے۔

بٹاویہ ۴ر فروری۔ سر آرچیبالڈ کلارک کر سابق سفیر روس ان دنوں جاوا کا دورہ کر رہے ہیں۔ آپ اس امر کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ ڈچ حکومت اور انڈونیشی ری پبلک میں کسی نہ کسی طرح مصالحت ہو جائے۔ کل آپ نے انڈونیشی ری پبلک کے وزیر اعظم سلطان شہریار سے ملاقات کی۔ جس سے مسٹر آرچی بالڈ بہت متاثر ہوئے۔ آپ عنقریب سورابایا۔ سمرانگ اور دوسرے شہروں کا دورہ کرنے والے ہیں۔

لنڈن ۲ر فروری۔ برطانوی وزیر خارجہ مسٹر بیون نے متحدہ اقوام کی اسمبلی میں یونان کے بارے میں روسی مطالبے کا جواب دیتے ہوئے جو تقریر کی تھی۔ برطانوی اخبارات اس کی بڑی تعریف کر رہے ہیں۔ ڈیلی میل لکھتا ہے۔ کہ یہ تقریر ایک طاقتور قوم کی طرف سے دوسری قوم کو زبردست چیلنج ہے۔ اس ملک کے لوگ سو فی صدی اس معاملے پر مسٹر بیون کی پشت پر ہیں۔ اور اس کی اس صاف گوئی کی تعریف کرتے ہیں۔ جس سے کہ مسٹر بیون نے روس کو ملزم گردانا ہے۔

لاہور ۲ر فروری۔ فوڈ کانفرنس میں پنجاب میں خوراک کی صورت حالات کے متعلق طویل بحث ہوئی۔ اخباری نمائندوں کے سوالات کے جواب میں کہا گیا کہ پنجاب میں بارش نہ ہونے کے باعث فصلوں پر برا اثر ہو چکا ہے۔ اور فصلوں کی حالت خراب ہے۔ لیکن اگر بارش نہ بھی ہوئی۔ تو بھی پنجاب میں قحط پڑنے کا اندیشہ نہیں ہے۔ اگرچہ اول درجہ کے فصل نہیں ہونگے۔ لیکن پنجاب کے گذارہ کے لئے کافی اناج پیدا ہو جائیگا۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہوگا۔ کہ پنجاب کے پاس دوسرے صوبوں کو مہیا کرنے کے لئے فالتو سٹاک نہیں ہوگا